# تقویٰ

## اہمیت، فضیلت اور فوائد و ثمرات

www.KitaboSunnat.com

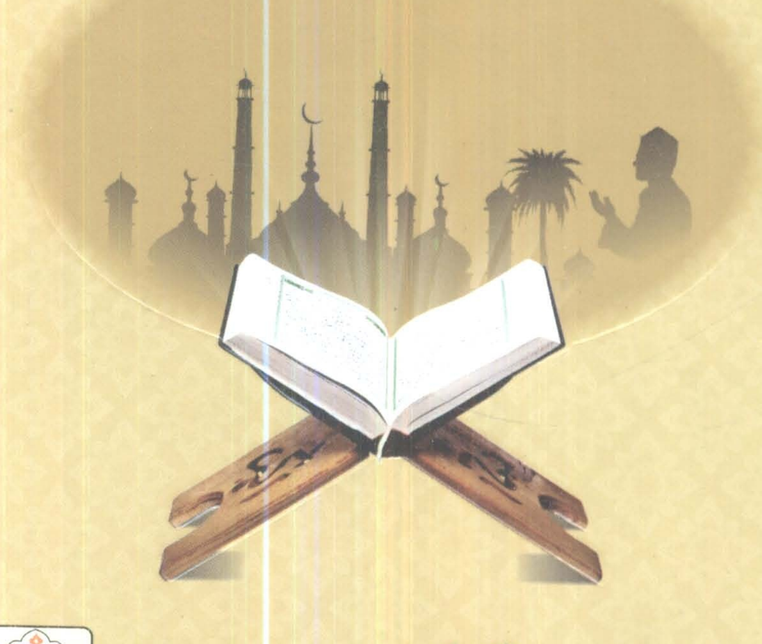

تالیف: عمر سلیمان الاشقر

ترجمہ: حافظ سعید الرحمن

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# تقویٰ

## اہمیت، فضیلت اور فوائد و ثمرات

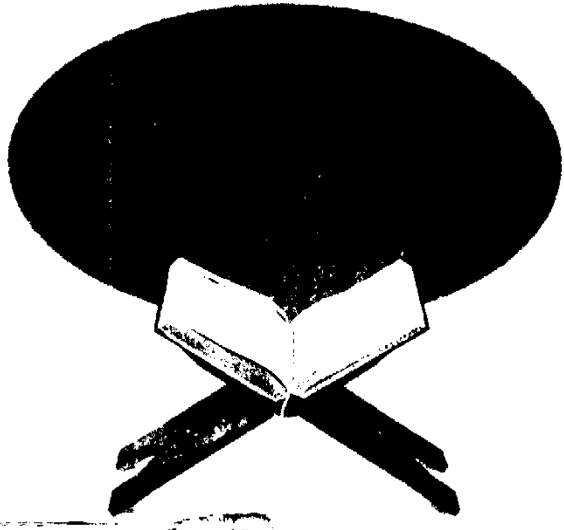

www.KitaboSunnat.com

تالیف: عمر سلیمان الاشقر

ترجمہ: حافظ سعید الرحمٰن

Dar-ul-Andlus

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# تقویٰ

## اہمیت، فضیلت اور فوائد و ثمرات

تالیف: عمر سلیمان الاشقر

ترجمہ: حافظ سعید الرحمن

سرورق ........................ ظہیر الدین بابر

تزئین ........................ محمد شفیق

کمپوزنگ ........................ محمد بن جعفر

Dar-ul-Andlus

دار الاندلس

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549 | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314 | بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502

Head Office : Cell + 92-322-4006412 Email: dar_ul_andlus@yahoo.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



MAHBOOB ALAM
FALAH-E-INSANIAT FOUNDATION
JAMAT-UD-DAWA
MODEL TOWN, LAHORE
0321-4506958

# فہرست


☆ عرضِ ناشر ........ 9
☆ عرضِ مترجم ........ 11
☆ پیش لفظ ........ 13
❁ تقویٰ کی تعریف ........ 17
☆ تقویٰ کے لغوی معانی ........ 17
☆ تقویٰ کے اصطلاحی معانی ........ 18
☆ نقد و تعلیق ........ 20
❁ تقویٰ اور قرآن مجید ........ 22
❁ تقویٰ کا مقام ........ 27
❁ عبادات کا مقصودِ اعظم ........ 30
❁ متقین کے اوصاف ........ 33
① عقیدہ ........ 35
② ظاہری اعمال ........ 35
③ محاسنِ اخلاق ........ 35


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




- تقویٰ آخرت کے لیے زادِ راہ ........ 38
- اللہ ہی سے ڈرنا چاہیے ........ 40
- کلمۃ التقویٰ ........ 41
- ☆ لا الہ الا اللہ ہی کلمہ تقویٰ ہے ........ 41
- کلمہ تقویٰ کی فضیلت ........ 43
- تقویٰ کے لیے لازم امر ........ 49
- وہ محرمات جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے ........ 52
- حصولِ تقویٰ کے ذرائع ........ 55
- ☆ ہم اپنے دلوں میں تقویٰ کا پودا کیسے اُگائیں؟ ........ 55
- دل میں تقویٰ کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟ ........ 56
- ☆ پہلا ذریعہ ........ 56
- ☆ دوسرا ذریعہ ........ 61
- ☆ تیسرا ذریعہ ........ 65
- ☆ چوتھا ذریعہ ........ 67
- ☆ پانچواں ذریعہ ........ 76
- تقویٰ سے تعلق کی نوعیت اور حکمِ خداوندی ........ 77
- ☆ اہلِ اسلام کا تقویٰ کے ساتھ خصوصی اہتمام ........ 77
- تقویٰ کے متعلق حکمِ نبوی ........ 82
- تقویٰ کے متعلق اہلِ علم کے اقوال ........ 86


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




- تقویٰ کے بارے میں شعراء کے نصائح ........ 90
- خود کو گناہوں سے پاک صاف مت کہو ........ 93
- تقویٰ اور صبر ........ 95
- تقویٰ اور صبر کے لحاظ سے لوگوں کی اقسام ........ 98
- عظیم جرم ........ 100
- اعمال کی بنیاد ........ 102
- عبادت میں غلو تقویٰ نہیں ........ 109
- نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون ........ 111
- تقویٰ دنیوی و اخروی بھلائیوں کا مجموعہ ........ 114
- تقویٰ کے فوائد ........ 116
- متقین سے اللہ کی محبت ........ 118
- قبولیتِ اعمال کا سبب ........ 119
- اہل سنت، خوارج اور معتزلہ کا اختلاف ........ 121
- تقویٰ اللہ کی دوستی اور نصرت کے حصول کا ذریعہ ........ 126
- تقویٰ اور اہل ایمان کی کرامات ........ 127


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




۞ متقین کا مقام ........ 130

۞ دنیا و آخرت میں متقین کو اللہ تعالیٰ کی بشارت ........ 132

۞ تقویٰ اختیار کرنے کا دنیا میں انعام ........ 134

☆ پہلا انعام ........ 134

☆ دوسرا انعام ........ 134

☆ اہل غار کے تقویٰ پر مشتمل ایک واقعہ ........ 135

☆ برکات کا نزول ........ 137

۞ حقیقی کامیاب کون ہیں؟ ........ 140

۞ دینی اخوت کا معیار ........ 141

۞ گناہوں کا خاتمہ ........ 143

۞ متقین کے لیے اچھا انجام ........ 144

۞ تقویٰ کا لباس ........ 146

۞ جہنم سے نجات ........ 148

۞ اہل تقویٰ کے قصے ........ 157

☆ متقین اولیاء کا حسن خاتمہ ........ 157


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ:

تمام عبادات کا بنیادی مقصد انسان کے دل میں اللہ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور انبیاء و رسل بھی ہر کام میں تقویٰ کی بڑی تلقین کیا کرتے تھے۔ قرآن و حدیث اور سیرت النبی ﷺ کی بہت سے نصوص میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ سلف صالحین نے بھی انسانی زندگی میں تقویٰ کی اہمیت و فوائد کے پیش نظر اپنی تصنیفات و تالیفات میں اس موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور تقویٰ کے فضائل بیان کیے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ تقویٰ ایک ایسا عظیم عمل ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر دی گئی ہیں اور اس صالح عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ محبت کرتا ہے اور ان کے اعمال کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔

گویا تقویٰ وہ نیک عمل ہے جس سے دنیا کی مصیبتوں اور دکھوں سے نجات، معاشی بدحالی سے چھٹکارا اور آخرت میں فوز و فلاح کی ضمانت ملتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: ۲، ۳]

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا اور اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور نافرمان بندوں کے درمیان فرق کرنے والے اور اس کے بندوں کو ہر قسم کے غم سے نجات اور مشکل سے نکلنے کی راہ دکھانے والے عمل ''تقویٰ''، اس کی اہمیت و فضیلت اور اس کے فوائد و ثمرات کے موضوع پر معروف مصنف عمر سلیمان الاشقر نے عربی زبان میں ایک کتابچہ لکھا ہے، جس کا ترجمہ و اختصار رفیق مجلس تحقیق دارالاندلس حافظ سعید الرحمٰن نے کیا ہے، جس میں انھوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تقویٰ کی تعریف اقسام اور اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالی ہے۔

زیرِ نظر کتاب دارالاندلس کی طرف سے شائع کی جا رہی ہے اس کی پروف ریڈنگ ابودجانہ یاسر فاروق اور معاذ اصغر نے کی ہے، جبکہ کمپوزنگ محمد بن جعفر اور سرورق ظہیرالدین بابر نے تیار کیا ہے، اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

محتاج دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عرضِ مترجم

تقویٰ انسانی زندگی کی وہ صفت ہے جو تمام انبیاء کی تعلیم کا نچوڑ رہی ہے۔ اس کا لفظی معنی تو کسی شے سے بچنا اور دور رہنا ہے لیکن شریعت اسلامیہ میں یہ لفظ انتہائی وسیع معنی رکھتا ہے۔ عام فہم الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ تقویٰ دل کی اس حالت کا نام ہے جس کی موجودگی میں انسان ہر اس فعل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو اور ہر وہ عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ گویا رذائل سے بچنے اور فضائل سے آراستہ ہونے کا نام تقویٰ ہے۔

تقویٰ انسانی زندگی کا شرف ہے یہ وہ قیمتی سرمایہ ہے جس کے ذریعے باری تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب آسان ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں سیکڑوں آیات تقویٰ کی اہمیت اور افادیت پر وارد ہوئی ہیں۔ کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے تقویٰ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے تو کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اجر وثواب کا وعدہ۔ اسی طرح کئی آیات ایسی ہیں جن میں تقویٰ سے روگردانی کرنے پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دنیاوی زندگی کو عارضی سمجھے گا اور اخروی زندگی میں کامیابی کی کوشش کرے گا وہی شخص متقی ہے اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور جو انسان باری تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کرے گا اور دنیاوی آلائشات اور لہو ولعب میں مشغول رہے گا وہ شخص تقویٰ سے غافل ہے اور وہی شخص ناکام ونامراد ٹھہرے گا۔ ارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۙ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۙ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿ؕ۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ۙ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی﴾ [النازعات: ۳۷ تا ۴۱]

''پس لیکن جو حد سے بڑھ گیا۔ اور اس نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو خواہش سے روک لیا۔ تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔''

فاضل مصنف نے اس کتاب میں تقویٰ کی اہمیت وفضیلت اور فوائد وثمرات ذکر کیے ہیں، مزید تقویٰ کو دلوں میں گھر کرنے کے لیے اسلاف کے واقعات بھی ذکر کیے ہیں، بندۂ ناچیز نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی حتی المقدور سعی کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محنت اور کوشش و کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور مترجم کے لیے صدقۂ جاریہ ہو۔ آمین!

حافظ سعید الرحمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے نازل کردہ احکامات کے ذریعے سے اپنے بندوں کی آزمائش کی، تاکہ وہ جان سکے کہ ان میں متقی کون کون ہیں۔

درود و سلام پرہیز گاروں کے امام، انسانیت کے سردار، مقام محمود پر جلوہ افروز ہونے والے، بلند و بالا اور عالی شان درجات والے نبی پر جو تمام لوگوں کا محور ہیں اور روزِ قیامت شفاعتِ عظمیٰ اور اس مقام محمود کے مالک ہوں گے جو آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں۔ درود و سلام ہو ان متقی و منتخب صحابہ کرام پر جنھوں نے دین حنیف کی بنیاد تقویٰ پر قائم رکھی۔ اس طرح وہ ہدایت کے پیش رو اور اندھیری رات میں چمکتے تارے بن گئے اور ان لوگوں پر بھی درود و سلام جو ان کے راستے پر چلے اور قیامت تک آنے والے لوگوں پر بھی جو ان لوگوں کی پیروی اختیار کریں گے۔

تقویٰ کے موضوع پر قلم اٹھانے کا بنیادی سبب یہ ہے کہ یہ موضوع نہایت مفید اور ثمر آور ہے اور تمام مسلمانوں کی بنیادی ضرورت ہے۔

چنانچہ میری ساری محنت اور جستجو درج ذیل پندرہ مباحث میں منقسم ہے:

① پہلے مبحث میں ہم نے تقویٰ کی لغوی و اصطلاحی تعریف لکھی ہے، نیز متقی لوگوں کے بارے میں قرآن کریم میں جتنی آیات موجود ہیں ان سب کو اکٹھا کر دیا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آخر میں حصولِ تقویٰ کے بنیادی اصول اور اس کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا ہے۔

② دوسرے مبحث میں وضاحت کی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی یہ حق رکھتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرا جائے۔

③ تیسرے مبحث میں لفظ تقویٰ کے بنیادی واصلی ماخذ پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں تقویٰ کا تعارف اور اس کے فضائل تحریر کیے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ قرآن کریم میں ''کلمۂ طیبہ'' سے مراد دراصل تقویٰ ہی ہے۔

④ چوتھے مبحث میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ جب تک کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ درحقیقت کس چیز سے بچنا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ سے کما حقہ نہیں ڈر سکتا۔

⑤ پانچویں مبحث میں ان ممنوعہ امور کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے بچنا ہمارے لیے از حد ضروری ہے۔

⑥ چھٹے مبحث میں ان وسائل و ذرائع کا تذکرہ کیا ہے جن کو اختیار کرنے سے تقویٰ ہمارے دلوں کو منور کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اس بات کا یقین کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت، اس کی بلاشرکتِ غیر عبادت، اس کی مخلوقات میں تفکر و تدبر، قبر کی وحشت کے متعلق وارد نصوص کا فہم اور قیامت کی ہولناکی کے بارے میں غور وفکر اور ذکرِ الٰہی کی کثرت سے تقویٰ حاصل ہو سکتا ہے۔

⑦ ساتویں مبحث میں اسلام اور مسلمانوں کے ہاں تقویٰ کے اہتمام پر بات کی گئی ہے۔ اس مبحث کے تحت میں نے سات ذیلی عناوین کے ذریعے سے وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء و رسل نے ہمیں کس طرح تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی میں تقویٰ کے متعلق وارد نصوص کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ بعد ازاں میں نے اہلِ علم کی آراء کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ وہ تقویٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ نیز شعرائے عرب نے اس موضوع پر جو اشعار کہے ہیں انھیں بھی درج کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⑧ آٹھویں مبحث میں ان اعمال سے بچنے کا تذکرہ کیا ہے جن میں مشغول ہو کر بندہ اپنے رب سے ڈرنا بھول جاتا ہے۔ عرفِ عام میں اس کا نام ''تزکیۂ نفس'' ہے۔
⑨ نویں مبحث میں وضاحت کی گئی ہے کہ تقویٰ صبر کے ذریعے آتا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ صبر وتقویٰ کے لحاظ سے لوگوں کی کتنی اقسام ہیں۔
⑩ دسویں مبحث میں ان لوگوں کے جرم کی شدت کو واضح کیا گیا ہے جنھیں تقویٰ اختیار کرنے کی بابت کچھ کہا جائے تو گناہ کی زندگی میں پڑے رہنے کی وجہ سے ان کے زعم کے مطابق ان کی عزت پر زد پڑتی ہے۔
⑪ گیارھویں مبحث میں اعمال کی بنیاد تقویٰ پر استوار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔
⑫ بارھویں مبحث میں اس لطیف نکتہ کی وضاحت کی گئی ہے کہ عبادت میں غلو کا نام تقویٰ نہیں ہے۔
⑬ تیرھویں مبحث میں مسلمانوں کو نیکی وتقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت کرنے کی دعوت دی ہے۔
⑭ چودھویں مبحث جو کہ کافی طویل ہے اس میں ہم نے میں تقویٰ کے فضائل پر بحث کی ہے اور اس بات کو ذکر کیا ہے کہ تقویٰ ہی وہ عظیم خوبی و وصف ہے جس میں دنیوی و اُخروی بھلائیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ تقویٰ سینے کو کھولتا ہے اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے اور ہمارے اعمال کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ یہ تقویٰ ہی ہے کہ جس کی بنا پر ہمیں ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والی ذات کی دوستی حاصل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارے اعمال عظیم تر ہو جاتے ہیں اور ہم اپنے رب کی طرف سے دی گئی دُنیوی و اُخروی بشارتوں کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی وجہ سے اپنے فرماں بردار اور نافرمان بندوں کے درمیان فرق کرتا ہے اور وہ فرماں برداروں کو ہر غم وحزن سے کشادگی اور نکلنے کی راہیں مہیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرماتا ہے۔تقویٰ کے ذریعے ہمیں وہ باطنی فوائد حاصل ہوں گے جو ظاہری فوائد سے بدرجہا بہتر ہیں اور یہی جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔روزِ جزا تقویٰ کی وجہ ہی سے ہمیں نعمتوں سے لبریز باغات ملیں گے۔

⑮ پندرھویں مبحث میں ہم نے موضوع سے مناسب سلف صالحین میں سے متقی لوگوں کی سیرتوں کے نمونے اور واقعات جمع کیے ہیں۔

مذکورہ لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کر کے ہمیں معلوم ہوگا کہ زمان و مکاں کے اختلاف کے باوجود جو رابطہ وتعلق ہمارا اسلاف کے درمیان قائم ہے وہ ایک ہی ہے۔یعنی اسلاف نے صرف ایک اللہ کو اپنا رب بنایا اور کماحقہ اس کی عبادت کی اور ان سب کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے لبریز تھے، وہ سب اللہ تعالیٰ کی جہنم سے خوف زدہ تھے، اس کی جنتوں کے طالب تھے اور وہ سب ان شاء اللہ آخرت میں آگ سے نجات پانے والے اور نعمتوں والے باغات سے بہرہ ور ہوں گے۔جبکہ ہم سے بھی بعینہٖ یہی مطلوب ہے کہ ہم ان کی طرح رب سے تعلق کو مضبوط کریں اور حقیقی تقویٰ کو اختیار کرنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ جو کچھ لکھا وہ اس کا اجر دے اور مجھ سمیت اس کتاب کے ہر قاری کو وہ تقویٰ عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعے سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔بے شک وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

عمر سلیمان الاشقر
عمان (اُردن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کی تعریف

## تقویٰ کے لغوی معانی:

علامہ ابن منظور نے لسان العرب (۹۷۳،۹۷۱/۳) میں ابن اعرابی سے نقل کیا ہے کہ " تقاۃ "، " تقیۃ "، اور " تقویٰ " ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں اور ابن منظور نے وضاحت کی ہے کہ "وقاہ اللہ و قیًا و وقایۃً" کا معنی "صانہ" ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی، اسے بچالیا۔

مثلاً جب آپ کہیں: " وَقَيْتُ الشَّيْءَ أَقِيهِ. " "میں نے فلاں چیز کو محفوظ کرلیا" یعنی اسے اذیت سے بچالیا اور اس کی حفاظت کی۔ "تَوَقِّی" اور "اتّقی" کا ایک ہی معنی ہے۔ "وِقَاءً" اور "وِقَايَةً" اسی وقت استعمال ہوتے ہیں جب آپ کسی چیز کی حفاظت کرتے ہیں، جیسا کہ کہاوت ہے: "وَقَاكَ اللّٰهُ شَرَّ فُلَانٍ وِقَايَةً." "اللہ تعالیٰ نے تجھے فلاں کے شر سے بچالیا، تیری حفاظت کی۔" ابوبکر نے کہا: "رَجُلٌ تَقِيٌّ" پرہیز گار آدمی۔ اس کی جمع "اتقیاء" آتی ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو عملِ صالح کے ذریعے معاصی کے ارتکاب اور عذاب سے بچاتا ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

﴿ كُنَّا إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ وَلَقِيَ الْقَوْمُ الْقَوْمَ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ [ مسند أحمد : ١/ ١٥٦، ح: ١٣٤٧ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’جب لڑائی شدت اختیار کر لیتی اور لوگ آمنے سامنے ہوتے تو ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھال بنا لیتے۔‘‘

یعنی ہم اپنے آپ کو سامنے سے بچانے کے لیے آپ ﷺ کو ڈھال بنا لیتے اور پھر آپ کی آڑ میں ہو کر دشمن پر حملہ کر دیتے، اس حال کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔

جیسا کہ افنون تغلبی نے شعر کہا ہے:

لعمرك ما يدري الغنى كيف يتقى

إذ هو لم يجعل له الله واقيا

’’تجھے عمر دینے والے کی قسم! جس نوجوان نے اللہ کو اپنی ڈھال نہیں بنایا مجھے نہیں معلوم وہ نوجوان اپنی حفاظت کیسے کرے گا؟‘‘

## تقویٰ کے اصطلاحی معانی:

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تقویٰ سے مراد اس کی عبادت ہے، جو اس کے اوامر کی تعمیل اور نواہی کے اجتناب سے عبارت ہے، اس طرح سے کہ اللہ سے ڈرا جائے اور اس کے انعامات کے حصول کی تمنا کی جائے، نیز اس کے محرمات کی تعظیم اور خالص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی جائے۔

[مجلّہ البحوث الاسلامیہ، ریاض، شمارہ نمبر: ۵۰۹]

چونکہ شرعی طور پر تقویٰ کی مذکورہ بالا تعریف نہایت جامع مانع ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے تقویٰ کا حصول ممکن ہے۔ یہ شریعت کی حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنے اور مشروع اعمال کو سرانجام دینے سے حاصل ہوگا، مزید برآں یہ اللہ کے خوف، اس کی خشیت اور اس سے خالص محبت کے ذریعے مکمل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



﴿ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴾ [ البقرہ : ٤١ ]

''اور صرف مجھی سے پس ڈرو۔''

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ﴾ [ البقرہ : ٢٨١ ]

''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

لہٰذا جو تقویٰ دل میں ہوتا ہے اس کا باعث محض خوف اور خشیت نہیں ہوتا بلکہ خوف و خشیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصول کی رغبت بھی ہے، نیز اللہ تعالیٰ کی محرمات کی تعظیم بھی ضروری ہے۔ تبھی تقویٰ کا حصول ممکن ہے، کیونکہ دل میں موجود خوفِ الٰہی، اس کی توقیر، تعظیم، اس کی نگرانی کا عقیدہ اور اس کے پاس جو کچھ ہے اس کے لیے تمنا اور طلب کے مجموعہ کا نام ہی تو تقویٰ ہے۔

بعض علماء کو تقویٰ کے معنی و مفہوم کو بیان کرنے میں غلطی لگی ہے، کیونکہ انھوں نے محض اوامرِ الٰہی کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کو ہی تقویٰ شمار کیا ہے، جیسا کہ ابو عبداللہ تیونسی نے کہا:

''تقویٰ کی حقیقت بس اتنی ہی ہے کہ مامورات پر عمل کیا جائے اور منہیات کو ترک کر دیا جائے۔'' [ بصائر ذوي التمييز : ٢٥٧/٥ ]

انھوں نے تقویٰ کو مامورات کے کرنے اور منہیات کو نہ کرنے میں محصور کر دیا ہے، تقویٰ کا جو اثر دل میں ہونا چاہیے اس کا نام تک نہیں لیا۔ اسی طرح خلیفۂ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بھی تقویٰ کی تعریف کرتے ہوئے کافی اختصار سے کام لیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جو حرام کر دیا اس کو ترک کرنے اور جو فرض کر دیا اس کو ادا کرنے کا نام تقویٰ ہے۔'' [ المطلع علی أبواب المقنع، ص: ٩٩ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح علامہ کفوی نے جوتقویٰ کی تعریف کی ہے وہ بھی ناقص ہے، انھوں نے لکھا:

''عرف شرع میں متقی اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے نفس کو ان اشیاء سے بچائے جو اسے آخرت میں نقصان دیں، بالخصوص اس سے مراد شرک ہے جو اسے دائمی عذاب کا مستحق بنادے گا۔'' [ الکلیات، ص : ۳۸ ]

## نقد و تعلیق:

① پہلی تعریف میں تقویٰ کو محرمات کے ترک اور فرائض کی تعمیل میں منحصر کر دیا گیا ہے اور دل میں تقویٰ کے مقام کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔

② دوسری تعریف میں تقویٰ کو اس شرک سے بچنے کا نام دیا گیا ہے جو دائمی عذاب کا باعث ہے۔

تقویٰ کی ایک تعریف امام راغب اصفہانی نے بھی کی ہے: تقویٰ یہ ہے کہ نفس کو ان چیزوں سے بچایا جائے جن سے ڈرا جاتا ہے۔ تقویٰ کا یہی مفہوم صحیح ہے۔ پھر کبھی تو خوف کو تقویٰ کا نام دیا جاتا ہے اور کبھی تقویٰ کو خوف کہا جاتا ہے۔

گویا شرعی اصطلاح میں نفس کو گناہ سے محفوظ کرنے کا نام تقویٰ ہے اور یہ صرف محظور و ممنوع عمل کو ترک کرنے سے پورا ہوتا ہے۔ [ المفردات : ۵۳۰ ]

تقویٰ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مشہور تابعی طلق بن حبیب نے عمدہ تعریف کی ہے وہ فرماتے ہیں:

''تقویٰ یہ ہے کہ تو اللہ کی اطاعت اس کی دی ہوئی بصیرت کی بدولت کرے اور اس عمل سے اس سے ثواب کی امید رکھے اور اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ذریعے سے اس کی معصیت سے دور رہے اور اس کی سزا کا خوف بھی ہو۔''

[ کتاب الزھد لعبداللہ بن المبارك، ص : ۴۷۳، جامع العلوم والحکم : ۱۴۹ ]

گویا تقویٰ کے دو پہلو ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



① اللہ کی اطاعت والے اعمال کرنا۔

② اللہ کی معصیت سے اجتناب کرنا۔

یہ دونوں اعمال اللہ کی دی ہوئی بصیرت سے ہی سرانجام دیے جاتے ہیں۔ بصیرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت شدہ دلیل ہے، جس کے سہارے بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسی کے تحت اللہ کی معصیت سے بچتا ہے۔ لہٰذا متقی شخص وہی ہے جو اپنا ہر عمل اللہ عزوجل سے ثواب کی امید میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی منہیات سے اس لیے اجتناب کرتا ہے کہ اسے اللہ عزوجل کے عذاب سے نجات مل جائے۔

متاخرین میں سے کسی نے تقویٰ کی بہت ہی جامع مانع تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ تقویٰ اللہ جل جلالہ کے خوف، قرآن پر عمل، قناعت اور آخرت کے دن کی تیاری کا نام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اور قرآن مجید

سابقہ بحث سے معلوم ہوا کہ اللہ سے جنت کی امید جہنم کا خوف کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا تقویٰ ہے۔

اس کے برعکس کچھ عابد و زاہد لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے اس کی عبادت کرتے ہیں، انھیں جنت کی تمنا اور جہنم کا کوئی ڈر خوف نہیں تو ان کا یہ موقف کئی لحاظ سے غلط ہے مثلاً:

① انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس امر کی مخالفت کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی آگ سے اور قیامت کی ہولناکیوں سے اپنا بچاؤ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [ البقرة: ٢٤ ]

''تو اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا﴾ [ البقرة: ٤٨ ]

''اور اس دن سے بچو جب نہ کوئی جان کسی جان کے کچھ کام آئے گی۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ [ آل عمران: ١٣١ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے متقین کے لیے نعمتوں والے باغات کی بھی ہمیں خبر دی ہے، فرمایا:

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ﴾

[ الزمر : ٢٠ ]

''لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، ان کے لیے بالاخانے ہیں، جن کے اوپر خوب بنائے ہوئے بالاخانے ہیں۔''

سورۂ آل عمران میں فرمایا:

﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾

[ آل عمران : ١٥ ]

''جو لوگ متقی بنے ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں، جن کے تلے نہریں بہتی ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ [ الزمر : ٧١ ]

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔''

لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ جنت کا جو مضمون جسے وہ اتنی وضاحت سے بیان کر رہا ہے اور جس کی طرف رغبت دلا رہا ہے اور جہنم جس کے متعلق اتنی تفصیل بتا رہا ہے اور اس کا خوف دلا رہا ہے اس کے بندوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، تو پھر وہ ہمیں اتنی تفصیل کیوں بیان کر رہا ہے؟

② خاتم الانبیاء و سید المرسلین سمیت تمام انبیاء و رسل علیہم السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تمام صالحین ہمیشہ جنت میں داخلے کی دعا مانگتے آئے ہیں اور وہ سب جہنم سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ اللہ عزوجل گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾ [ الأنبياء: ۹۰ ]

''بے شک وہ نیکیوں میں بہت جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے۔''

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے پوچھا: ''تم نماز میں کیا کہتے ہو؟'' اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر یوں کہتا ہوں: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، لیکن میں آپ کی اور معاذ (رضی اللہ عنہ) کی گنگناہٹ نہیں سمجھ پاتا (کہ آپ کیا دعا مانگتے ہیں؟) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی ان (جنت اور جہنم) کے گرد ہی گنگناتے ہیں (یعنی جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں)۔ [ أبو داؤد: ۷۹۲ ]

معلوم ہوا کہ عابد و زاہد لوگوں نے انبیاء و رسل اور اہلِ ایمان کے رشتے کو چھوڑ دیا ہے۔ غور کریں کہ اس آدمی کا راستہ کس قدر برا ہوگا جو انعام و ہدایت یافتگان کے راستے کی مخالفت کرتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہی لوگ سعادت مند ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾ [ آل عمران: ۱۸۵ ]

''پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے انھی لوگوں کے بارے میں فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا﴾ [ مریم : ٦٣ ]

''یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو بہت بچنے والا ہو۔''

③ شاید یہ لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے گمان کرتے ہیں کہ آخرت میں جنت کے علاوہ بھی کچھ اور نعمتیں ہوں گی اور اسی طرح جہنم کے علاوہ بھی کچھ عذاب وعقاب ہوگا۔ ان کا یہ گمان کسی طرح صحیح نہیں، کیونکہ اہل جنت کے لیے سب سے بڑی نعمت ان کے رب کا دیدار ہوگا اور اہل جہنم کی سب سے بڑی شقاوت ونحوست اپنے رب کے دیدار سے محرومی ہوگی۔

④ جو جنت کی طلب اور جہنم کے خوف کی وجہ سے عبادت سے غافل رہتے ہیں وہ کما حقہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا نہیں کرتے، کیونکہ عبادت رغبت اور خوفِ الٰہی سے عبارت ہے اور یہی عقیدہ بندے کو اللہ کی عبودیت پر ابھارتا ہے۔ لہٰذا متقی لوگ صرف وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھتے ہیں، راتوں کو بیدار رہتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے کثرت سے گریہ وزاری کرتے ہیں، تاکہ وہ انھیں جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچالے۔ اس لیے خوب غور کریں کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو جس چیز کا خوف دلایا ہے اس کا کیا مقصد ہے؟ اور پھر اس میں تدبر کر کے اپنے دل پر اس کی تاثیر بھی دیکھ لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾

[ المزمل : ١٧ ]

''پھر تم کیسے بچو گے اگر تم نے کفر کیا، اس دن سے جو بچوں کو بوڑھے کر دے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⑤ تقویٰ تو یہ ہے کہ ہم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے درمیان نیک اعمال کر کے اور برے اعمال سے بچ کر ایک ڈھال بنالیں، جیسا کہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

《اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ》[ بخاري : ١٤١٧۔ مسلم : ١٠١٦ ]

''تم کی آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہی ممکن ہو۔''

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کا مقام

گزشتہ صفحات میں ان اعمال کو احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دیا ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے سے متقی بن جائیں اور یہ اعمال جیسے نماز، زکوۃ، صبر، ایفائے عہد وغیرہ تب ہی سرانجام دیے جا سکتے ہیں جب بندے کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف، اس کی عظمت اور اس کے وقار سے لبریز ہو۔

اگر عمل دل کی نیت کے مطابق نہ ہو تو تقویٰ کا حصول ناممکن ہے۔ چنانچہ جو مال انسان خرچ کرتا ہے لیکن وہ اس عمل کے ذریعے سے اللہ کی رضا نہیں چاہتا اور اسی طرح دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے، یا اپنے ذاتی شرف اور جاہ و جلال کے لیے عہد پورا کرتا ہے تو وہ ایسے اعمال سے ذرہ بھر بھی تقویٰ حاصل نہیں کرسکتا۔ اس لیے کہ تقویٰ کا اصل مقام دل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴾ [ المائدة : ٧ ]

”اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں اپنے مومن بندوں کو تقویٰ پر مواظبت و مداومت کا حکم دیا ہے اور انھیں یہ بتایا ہے کہ ان کے سینوں اور دلوں میں جو اسرار و رموز ہیں وہ ان کو بخوبی جانتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے اعمال سے روکا ہے جو بندوں کے درمیان بغض و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



عداوت کا باعث بنتے ہیں اور اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جائیں۔ ہمیں اپنے بھائیوں پر ظلم، ان کی تذلیل اور انھیں حقیر جاننے سے منع کیا ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ تقویٰ دلوں میں ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هَاهُنَا وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ» [مسلم: ٢٥٦٤]

''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، اک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کی تجارت پر تجارت نہ کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں، مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور آپ (ﷺ) نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کا اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کر کے یہ فرمانا کہ ''تقویٰ یہاں ہے'' اور صحیح مسلم کی ہی دوسری روایت (۲۵۶۴/۳۳) میں آپ ﷺ کا فرمان کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمھارے جسموں کی طرف دیکھتا ہے اور نہ صورتوں کی طرف لیکن وہ تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔'' ان دونوں روایتوں کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ظاہری اعمال سے تقویٰ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ تقویٰ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی خشیت اور اس کے ذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں مشغول ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ [ شرح النووي : ۸/ ۳۶۱ ]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قربانی کے حکم کے ضمن میں فرمایا:

﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾

[ الحج : ۳۷ ]

''اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمھاری طرف تقویٰ پہنچے گا۔''

چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ تک قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تک وہی نیت پہنچتی ہے جو بندے کے دل میں ہوتی ہے اور وہ قربانی سے پہلے رب تعالیٰ کی عظمت کا اقرار ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں بطور انعام خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا:

﴿كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[ الحج : ۳۷ ]

''اسی طرح اس نے انھیں (جانوروں کو) تمھارے لیے مسخر کر دیا، تاکہ تم اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمھیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عبادات کا مقصودِ اعظم

دلوں میں تقویٰ کا اثبات ہی تمام عبادات کا مقصودِ اعظم ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن محمد آلِ شیخ اعمال حج کی وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''حج کا مقصد صرف مذکورہ ظاہری اعمال کی تکمیل نہیں اور نہ ہی اس سے محض بدنی تھکاوٹ اور مالی قربانی مراد ہے، حج کا مقصودِ اعظم تقویٰ کا حصول و اثبات ہے، نیز دل میں عبودیت کے مفاہیم، خشوع وخضوع اور اللہ کے اوامر و شعائر کی تعظیم کا رسوخ مقصود ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾

[ الحج : ٣٢ ]

''یہ اور جو اللہ کے نام کی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴾

[ البقرة : ١٩٧ ]

''حج چند مہینے ہے، جو معلوم ہیں، پھر جو ان میں حج فرض کر لے تو حج کے دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہ کوئی شہوانی فعل ہو اور نہ کوئی نافرمانی اور نہ کوئی جھگڑا، اور تم نیکی میں سے جو بھی کرو گے اللہ اسے جان لے گا اور زادِ راہ لے لو کہ بے شک زادِ راہ کی سب سے بہتر خوبی (سوال سے) بچنا ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقلوں والو۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ » [ مسلم : ٣٤/٢٥٦٤ ]

"بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمھارے دلوں اور تمھارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔"

انسان کو اگر تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حکم اس کو اللہ کی اطاعت والے اعمال کرنے اور اس کی معصیت کو ترک کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور یہی واضح قرآنی منہج ہے۔ قرآن کریم نے تقویٰ کا حکم دیا اور پھر ساتھ ہی سود کو چھوڑنے کا حکم دیا پھر اور دوسری آیت میں بڑھا چڑھا کر سود خوری سے منع کیا اور ساتھ ہی دوبارہ تقویٰ کا حکم دیا، فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا ﴾

[ البقرة : ٢٧٨ ]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [ آل عمران : ١٣٠ ]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مت کھاؤ سود کئی گنا، جو دگنے کیے ہوئے ہوں اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح اللہ تعالیٰ نے گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہمی تعاون سے منع کیا ہے اور تقویٰ کا حکم دیا ہے، فرمایا:

﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ [ المائدة : ۲ ]

''اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے صاف اور سیدھی بات کہنے کا حکم دیا، لیکن اس سے پہلے بھی تقویٰ کا حکم دیا، فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ ﴾ [ الأحزاب: ۷۰ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔''

ان سب آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اوامر میں اللہ کی اطاعت اور نواہی سے اجتناب کرتے ہوئے اس کی نافرمانی سے بچا جائے یہی عبادت کا اصل مطلوب و مقصود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# متقین کے اوصاف

قرآن کریم میں پرہیز گاروں کے متعلق بار بار کلام کیا گیا ہے، کبھی قرآن پاک ان کی صفات و اعمال بیان کرتا ہے تو کبھی ان کا منہج و کردار بیان کرتا ہے اور کبھی نعمتوں والی جنتوں میں جو کچھ ان کے لیے تیار کیا گیا ہے اس کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾

[البقرة : ۱ تا ٤]

"الٓمّٓ۔ یہ کامل کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں۔"

ان آیات میں جب اللہ تعالیٰ نے ان کا تعارف کرا دیا اور ان کے متعلق فیصلہ کر دیا کہ وہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں، تو فوراً ہی اس کے بعد فرما دیا کہ یہی فلاح پانے والے ہیں، فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [ البقرة : ٥ ]

''یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔''

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے کہ جو کتاب اس نے نازل کی ہے وہ انھی متقین کے لیے کتاب ہدایت ہے، کیونکہ وہی تو ہیں جو تمام مخلوقات سے بڑھ کر اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ بتلایا کہ متقین ہی ہیں جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں، جو کہ دل کا عمل ہے اور وہ نماز قائم کرتے ہیں جو کچھ انھیں ان کے رب نے دیا ہے اس میں سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے رسول پر نازل کیا وہ اس پر بھی ایمان لاتے ہیں، بلکہ وہ اس سب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے اپنے تمام انبیاء ورسل پر نازل کیا۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی ایک اور صفت یہ بیان کی ہے کہ متقی لوگ آخرت پر قطعی اور یقینی ایمان رکھتے ہیں۔ فرمایا:

﴿لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ [ البقرة : ١٧٧ ]

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال دے اس کی محبت کے باوجود قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مسافر اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں جب عہد کریں اور خصوصاً جو تنگی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کہا اور یہی بچنے والے ہیں۔"

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان اعمال کا اجمالی تذکرہ کیا ہے جو "البر" (حقیقی اور پوری نیکی) میں شامل ہیں اور پھر آخر میں بتلایا ہے کہ ان اعمال کو سرانجام دینے والے لوگ ہی دراصل متقی ہیں۔

جب آپ ان اعمال پر غور کریں گے جو متقین کے اعمال ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان اعمال میں مکمل دین آجاتا ہے، ان اعمال کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

## ① عقیدہ:

جو آیت کریمہ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے:

﴿مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ﴾

[البقرة : ١٧٧]

## ② ظاہری اعمال:

جن میں سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں انفاق کا تذکرہ کیا جو متعدد جگہوں میں ہو سکتا ہے، مثلاً قرابت دار، یتیم، مسکین، مسافر اور گردن آزاد کرانے میں اور اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ وغیرہ۔

## ③ محاسنِ اخلاق:

جن میں سے اللہ تعالیٰ نے یہاں دو اوصاف کا تذکرہ کیا ہے: ① ایفائے عہد ② شدید مصیبت، تنگی اور دورانِ جنگ صبر کرنا۔ پھر آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



واضح کر دیا کہ جو لوگ ان اعمال کو سرانجام دیں گے وہی سچے ہیں اور انھی کا شمار متقین میں ہے۔

تیسرا مقام وہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے متقین کے بارے کلام کیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف مغفرت کے حصول کے لیے دوڑ پڑیں اور اس کی بنائی ہوئی اس جنت میں جانے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں جس کا عرض (چوڑائی) زمین و آسمانوں کے برابر ہے اور خاص طور پر جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [ آل عمران: ۱۳۳ ]

”اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

جب اللہ رب العزت نے جنت کے حصول کے لیے مسابقت کرنے والے متقین کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ہمارے سامنے ان کا تعارف بھی پیش کر دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ اعمال سرانجام دیتے ہیں۔ فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

[ آل عمران: ۱۳۴، ۱۳۵ ]

”جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔''

دیکھیے! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے چار اعمال کا تذکرہ فرمایا:

① خوش حالی و تنگ دستی دونوں حالتوں میں وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

② غصہ پی جاتے ہیں۔

③ لوگوں سے درگزر کرتے ہیں۔

④ جب گناہ کا ارتکاب کرلیں تو اپنے رب سے اپنے گناہوں کی فوراً مغفرت طلب کرتے ہیں۔

تقویٰ کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کا خوف بھی شامل ہو تو یہ صفت بندے کو وہ اعمالِ صالحہ کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی ہے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہی صفت اسے ان بداعمالیوں کو ترک کرنے کی بھی ہمت دلاتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ آخرت کے لیے زادِ راہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے دنیاوی سفروں کے لیے جس طرح زاد راہ لینے کی ہدایت کی ہے اسی طرح اس نے ہمیں آخرت کے لیے سب سے بہترین زاد راہ ''تقویٰ'' کو اختیار کرنے کا حکم بھی دیا ہے، فرمایا:

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ﴾

[ البقرة : ۱۹۷ ]

''بے شک زاد راہ کی سب سے بہتر خوبی (سوال سے) بچنا ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقلوں والو۔''

تقویٰ آخرت کے گھر کے لیے سب سے بہترین زادِ راہ ہے، تقویٰ اس ایمان اور عملِ صالح سے پیدا ہوتا ہے جس کا مقصد اللہ کا خوف ہو اور اس میں اللہ سے ثواب کی رغبت بھی ہو۔ چنانچہ جو بندہ قیامت کے دن ایمان و عمل صالح لائے گا اور اس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے بھاری ہوں گی تو وہ بدلے کے دن کامیاب ہو جائے گا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ زندگی میں آخرت کے سفر کے لیے ہر وقت تیار رہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب اسے اچک لے گی۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تزود من التقى فإنك لاتدري
إذا جن ليل تعيش إلى الفجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فکم صحیح مات من غیر علّة

وکم علیل عاش حیناً من الدھر

”تو تقویٰ کو زادِ راہ بنا لے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ جب رات چھا جائے تو کیا فجر تک تو زندہ رہے گا۔ کتنے صحت مند ایسے ہیں جو بغیر مرض کے مر جاتے ہیں اور کتنے بیمار ہوتے ہیں جو لمبی عمر جیتے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# اللہ ہی سے ڈرنا چاہیے

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس بات کا اہل نہیں کہ اس ڈرا جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾

[ المدثر : ٤٦ ]

''اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے، وہی لائق ہے کہ (اس سے ) ڈرا جائے اور لائق ہے کہ بخش دے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''أهل التقوٰى و أهل المغفرة'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں زیادہ اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، اگر تو نافرمانی بھی کرے تو بھی میں ہی اس بات کا بھی زیادہ اہل ہوں کہ تیری مغفرت کروں۔'' [ عمدة الحفاظ: ٤/ ٣٨٤ ]

وہ اکیلا ہی اس کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ بندوں کے دلوں میں اسی کی خشیت ہو اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہوں اور ہر بندہ اس کے عذاب سے ڈرے۔ اگر آپ دنیاوی دشمنوں، ہولنا کیوں، بہت بڑے وحشت ناک مصائب جن سے آپ ڈرتے ہیں اور قیامت کی ہول ناکیوں کا مقابلہ کر کے دیکھیں تو جان لیں گے کہ دنیا کی جن ہولنا کیوں سے آپ ڈرتے ہیں وہ زائل اور فنا ہونے والی ہیں۔ جہاں تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کا معاملہ ہے تو وہ اکیلا ہی دنیا و آخرت کا مالک ہے اور آپ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، تو اس کے عذاب سے کبھی بھی نجات نہیں پا سکتے، الا یہ کہ آپ متقی لوگوں میں سے ہوں۔ [ اللّٰهم اجعلنا منهم ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# کلمۃ التقویٰ

## لا الٰہ الا اللہ ہی کلمۂ تقویٰ ہے:

رسول اللہ ﷺ کے جو صحابہ صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کا نمونہ پیش کیا اور ''کلمۂ تقویٰ'' کے ساتھ جڑ گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾

[ الفتح : ٢٦ ]

''جب ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا، اپنے دلوں میں ضد رکھ لی، جو جاہلیت کی ضد تھی تو اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اتار دی اور انھیں تقویٰ کی بات پر قائم رکھا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اس کے لائق تھے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

اس آیت کریمہ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے جن کے متعلق فرمایا: ''جب ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا اپنے دلوں میں جاہلیت کی ضد رکھ لی۔'' ان سے مراد کفار قریش ہیں جنھیں قوم پرستی نے بھڑکایا، چونکہ وہ تکبر، غرور اور گھمنڈ میں مکہ سے نکلے تھے اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو حرمِ مکی میں داخل نہ ہونے پر مصر تھے، تاکہ وہ عمرہ ادا نہ کر سکیں۔ جب فریقین کے درمیان معاہدہ کی شروط لکھی جا رہی تھیں تو انھوں نے ''محمد رسول اللہ'' پر اعتراض کیا اور اصرار کر کے ''محمد بن عبداللہ'' لکھوایا۔ تب صحابہ کرام پر کفار مکہ کا یہ سلوک بہت گراں گزرا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور آپ کے اصحاب پر سکینت نازل فرمائی اور انھیں کلمہ تقویٰ پر قائم کر دیا، جو ''لا الہ الا اللہ'' سے عبارت ہے۔

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى﴾ [ الفتح : ٢٦ ] کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ''لا الہ الا اللہ'' ہے۔ [ ترمذي : ٣٢٦٥ ]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ''لا الہ الا اللہ'' ہے۔ [ تفسیر ابن كثير : ٦٢٦/٤ ] اسی طرح کا قول علی، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام میں سے عطاء بن ابی رباح، مسور، سعید بن جبیر، عطاء الخراسانی، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ سے بھی منسوب ہے۔
[ تفسير ابن كثير : ٦٢٧/٥ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# کلمۂ تقویٰ کی فضیلت

کلمۂ تقویٰ سے مراد ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی ہے اور یہ سب سے افضل کلمہ ہے۔ اسی کے ذریعے سے اسلام میں انسان کی جان، مال اور عزت محفوظ ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ »

''جو شخص ''لا الہ الا اللہ'' کہے اور اللہ کے علاوہ جن کی عبادت ہوتی ہے ان کا انکار کرے تو اس کا مال اور جان حرام ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔'' [ مسلم : ۲۳ ]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

« مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ » [ مسلم : ۲۹ ]

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔''

''لا الہ الا اللہ'' کی فضیلت پر حدیثِ بطاقہ سب سے اچھی دلیل ہے، جسے سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے میرے ایک امتی کو بلایا جائے گا۔ اس کے ساتھ پھیلے ہوئے (گناہوں کے) ننانوے رجسٹر لائے جائیں گے، ہر رجسٹر تا حد نگاہ پھیلا ہوگا، پھر کہا جائے گا کہ کیا تو ان میں سے کسی عمل سے انکاری ہے؟ کیا میرے کاتبوں، حفاظت کرنے والوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! پھر کہا جائے گا کہ کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی محفوظ ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا، جس میں لکھا ہوگا: " أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ " (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں) وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ٹکڑے کی کیا حیثیت ہے؟ کہا جائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر میزان کے ایک پلڑے میں وہ کاغذ کا ٹکڑا رکھا جائے گا اور ایک پلڑے میں وہ سب رجسٹر رکھے جائیں گے، تو رجسٹروں والا پلڑا بے وزن ہو جائے گا اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بوجھل ہو جائے گا۔"

[ ترمذي : ٢٦٣٩۔ ابن ماجه : ٤٣٠ ]

ایک دوسری حدیث میں ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک باغ میں اپنے جوتے مجھے عطا کیے اور فرمایا: میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس چار دیواری کی دوسری طرف تمھیں جو بھی ایسا آدمی ملے جو پورے یقین کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کی شہادت دیتا ہو، اسے جنت کی خوش خبری سنا دو۔

[ مسلم : ٣١ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ وَإِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا أَصَابَهُ » [ صحيح الجامع الصغير للألباني : ٢/ ٩١٦ ]

''تم اپنے قریب مرگ لوگوں کو ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو، کیونکہ جس نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں ''لا الہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں جائے گا، اس سے پہلے اس نے جیسے بھی اعمال کیے ہوں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ »

[ ترمذي : ٣٥٩٠ ]

''جب کوئی بندہ خلوصِ دل سے ''لا الہ الا اللہ'' کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ وہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''لا الہ الا اللہ'' کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھا:

''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ'' ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔'' یہ ایسا کلمہ ہے کہ اسی کے ذریعے سے سب آسمان و زمین قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو اسی کی فطرت پر بنایا ہے۔ دین کی اساس بھی یہی کلمہ ہے اور اسی کلمہ کی بنیاد پر قبلہ متعین کیا گیا ہے۔ اسی کلمہ کی خاطر جہاد میں تلواریں سونتی جاتی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام بندوں کو اسی کلمے کے پڑھنے کا حکم دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے اور یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی وہی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اور یہ اس کی الوہیت کی وہ چابی ہے کہ تمام اُمتوں کو اپنے رسولوں کی زبانی اس کی طرف دعوت دی ہے اور یہی کلمۃ الاسلام اور دار السلام کی چابی ہے۔ ہر قسم کے فرض وسنت کی اساس ہے۔جس کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ'' ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔'' [ اعلام الموقعین لابن القیم : ١/ ٤ ]

کلمۂ طیبہ ہی کلمۂ تقویٰ ہے، فرمایا:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ [ إبراهيم : ٢٤ ]

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''کلمۂ طیبہ سے مراد ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے۔ اسی کلمہ کی وجہ سے ظاہری و باطنی اعمال ثمر آور ہوتے ہیں اور ہر وہ عملِ صالح جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو اسی کلمہ کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کی گواہی دینا کلمۂ طیبہ ہے اور یہ پاکیزہ درخت کی مانند ہے، جس سے مراد مومن ہے، اس کلمہ کی جڑیں مومن کے دل میں راسخ ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں، یعنی مومن کے نیک اعمال آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ ربیع بن انس کہتے ہیں کہ کلمۂ طیبہ سے ایمان کی مثال دینے کا مطلب ہے کہ گویا ایمان ہی پاک درخت ہے اور اس کی جڑ یوں پیوست ہے کہ مومن کے دل سے اخلاص کبھی زائل ہی نہیں ہوتا۔

کلمۂ طیبہ کی شاخ آسمان میں ہونے سے مراد مومن کے دل میں اللہ کی خشیت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وجود ہے۔ اس تشریح کے مطابق یہاں پر تشبیہ بہت ہی خوبصورت واضح اور بہترین ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومن کے دل میں موجود توحید کو ایک پاک درخت سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح ایک درخت زمین میں پیوست ہوتا ہے، اسی طرح توحید مومن کے دل میں پیوست ہوتی ہے اور بلندی میں اس درخت کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوتی ہیں۔ اسی طرح مومن کے نیک اعمال آسمان کی طرف چڑھتے رہتے ہیں اور اس کا ایمان ہر وقت عملِ صالح کے ثواب کی صورت میں مومن کو فائدہ مہیا کرتا رہتا ہے۔ جب آپ اس تشبیہ پر غور کریں گے تو مومن کے دل میں توحید کا پورا وجود اسی طرح ثابت اور راسخ دیکھیں گے اور اس کے نیک اعمال آسمان تک پھیلے ہوئے پائیں گے، تو جس قدر مومن کے دل میں توحید راسخ ہوتی ہے اور اسے اس سے محبت، معرفت اور اس کے حقوق کا علم ہوتا ہے تو اسی قدر اس کے دل میں کلمۂ توحید راسخ ہوتا ہے اور اس کا دل مذکورہ صفات سے متصف ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے دل کو توحید والے اس رنگ سے رنگ لیتا ہے جس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں اور وہ اس حقیقتِ الہیہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے کہ جس معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے اس کا دل بے قرار رہتا ہے۔ وہ اپنی زبان کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہے اور اس کے جوارح (اعضاء) اس گواہی کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہیں، وہ غیر اللہ کی نفی کرتا ہے، تمام معبودانِ باطلہ کی نفی اور اللہ کی وحدانیت کے اثبات میں اس کے دل اور زبان میں مکمل ہم آہنگی ہوتی ہے، جس کی توحید کی گواہی وہ اپنے دل اور زبان سے دے رہا ہوتا ہے تو ساتھ ہی جسم کے تمام اعضاء اس گواہی کے کلی طور پر برضا و رغبت مطیع ہوتے ہیں اور وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔ اسی طرح لازم ہے کہ اس کا دل بھی معبودِ حقیقی کا کوئی متبادل تلاش نہ کرے۔ تو بلاشک وشبہ کہا جائے گا کہ ایسے دل اور ایسی زبان سے اس کلمے کے اقرار وتصدیق کے بعد اس بندے کو نیک اعمال کا ثواب ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وقت ملتا رہتا ہے۔ جیسے ہی انسان کے اعمالِ صالحہ میں اضافہ ہوگا تو کلمۂ طیبہ کو رفعتیں ملتی جائیں گی، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ [ فاطر : ١٠ ]

''اسی کی طرف ہر پاکیزہ بات چڑھتی ہے اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے سے یہ بتایا ہے کہ جو شخص کلمۂ طیبہ کی گواہی دیتا ہے تو یہ کلمہ اسے عملِ صالح کی صورت میں ہر وقت ثمر دیتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مومن جب کلمہ طیبہ کی حقیقی معرفت کے بعد اس کی گواہی دیتا ہے اور اس کی نفی و اثبات کے نتائج کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہوئے اپنے جوارح سے اس کلمہ کی تصدیق کرتا ہے تو ایسا کلمۂ طیبہ اس تناظر میں اس کے اعمالِ صالحہ کو آسمان کی طرف چڑھاتا رہتا ہے اور وہ ہر وقت اپنے ثمرات دیتا رہتا ہے۔

[ إعلام الموقعين لابن القيم : ٢/ ٢٩٩ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کے لیے لازم امر

آپ کا شمار تب تک متقین میں سکتا نہیں ہوسکتا جب تک آپ کو یہ علم نہ ہو کہ آپ کس کا تقویٰ اختیار کر رہے ہیں، اس لیے کہ انسان کے متقی ہونے کے لیے لازم ہے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ کس سے بچنا چاہتا ہے، دراصل نیک اعمال کرنے اور برائی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ لیکن اگر آدمی کو پتا ہی نہ ہو کہ وہ کس سے بچنا چاہتا ہے تو وہ ایسی صورت میں بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہے گا۔ اہل بدعت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، اہل بدعت بے شمار ایسے اعمال سرانجام دیتے ہیں کہ کتاب وسنت میں جن کی کوئی دلیل نہیں، لیکن ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ ان کے یہ افعال اللہ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ نصرانی غسل کرتے ہیں اور نہ استنجا، بلکہ پاک کپڑے پہننے کا اہتمام بھی نہیں کرتے۔ ان کے کبار علماء و مشائخ شادی سے بھی نفرت کرتے ہیں اور گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کررہے ہیں۔ان کی دیکھا دیکھی امت محمدیہ کے عابد و زاہد کہلانے والوں نے بھی نصاریٰ کو اپنا آئیڈیل بنالیا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کچھ لوگوں نے عیدوں کے دنوں کو نوحہ اور سوگ کے دن سمجھ لیا ہے۔ بعض جاہل لوگ تو اپنے باپ کی وفات کے دن کو بھی اپنی خوشی و فرصت کے دن کے طور پر گزارتے ہیں۔ وہ اپنے آباء کی موت کے دنوں میں محافل منعقد کرتے ہیں، جن میں شرکت کرنے والوں میں مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

''تقویٰ کی جڑ اور بنیاد یہ ہے کہ بندے کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کن اعمال اور اشیاء سے بچنا ہے اور جب معلوم ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے۔''

عون بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''تقویٰ کی تکمیل یوں ہوتی ہے کہ بندے کو جن باتوں کا علم ہو ان کے ذریعے سے ان امور کا علم حاصل کرے جن کا اسے علم نہیں۔''

تقویٰ کی بابت معروف کرخی نے بکر بن خنیس سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا:

''وہ شخص کیسے متقی ہوسکتا ہے جسے یہ بھی پتا نہ ہو کہ اسے کس سے ڈرنا یا بچنا چاہیے؟''

پھر معروف کرخی نے کہا:

''جب تک تجھے تقویٰ کی اچھی طرح سے معرفت نہ ہوگی تو تو سود بھی کھائے گا اور جب تک تجھے تقویٰ کا بخوبی علم نہ ہوگا تو تو کسی غیر محرم عورت کو دیکھتے ہوئے اپنی نگاہ بھی نہیں جھکائے گا۔''

اسی طرح اگر تجھے تقویٰ کی معرفت نہ ہوگی تو تو اپنی تلوار اپنے کندھے پر اٹھا کر باہر دوڑ پڑے گا، حالانکہ نبی ﷺ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

«إِنَّهُ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، وَفُرْقَةٌ، وَاخْتِلَافٌ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا، فَاضْرِبْ بِهِ عُرْضَهُ، وَاكْسِرْ نَبْلَكَ» [مسند أحمد : ٣/٤٩٣، ح : ١٦٠٢٩]

''عنقریب میری امت میں فتنہ اور اختلاف ہوگا، تو تو اس وقت فوراً اپنی تلوار اٹھانا اور اسے لے کر احد پہاڑ کی طرف چلے جانا اور اس کی دھار کو ختم کر دینا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بعض لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ متقی انسان عام طور پر بغیر پڑھنے اور سیکھنے کے علم حاصل کرتا ہے۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ جب وہ اللہ سے ڈریں گے تو وہ بغیر مشقت و اہتمام کے انھیں عالم بنا دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ [ البقرة : ٢٨٢ ] (اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں سکھاتا ہے) سے استدلال کرتے ہیں۔

ان کی تردید کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس فرمان پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں وارد آیتِ دَین (قرض) کو مکمل کیا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ سے زیادہ سے زیادہ یہ استدلال ہو سکتا ہے کہ قرض کے معاملہ میں بندے کو ضرور احتیاط برتنی چاہیے، جس میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ قرض کا معاملہ ضرور تحریر میں لانا چاہیے اور قرض کی کتابت ایسا کاتب کرے جو منصف مزاج ہو اور مقروض کے ذمہ کاتب کی اجرت ہے۔ دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ جس کے ذمہ قرض ہو اسے قرض کی ادائیگی کے وقت ذرہ برابر بھی دھوکا یا کسی قسم کی کمی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر مقروض پاگل، کم عقل، کم معاملہ فہم، یا کاتب کی اجرت نہ دے سکے تو اس کے سرپرست کو چاہیے کہ قرض کی تحریر مکمل عدل و انصاف سے تحریر کروائے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ قرض کے معاملہ میں دو گواہ ہونا ضروری ہیں اور اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور اس کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔

اللہ کے ان احکام کی تابع داری کرنا فرض ہے اور یہ سارا معاملہ علم کے حصول کا محتاج ہے، تاکہ بندہ علم کے حصول کے بعد تقویٰ اختیار کرے، لیکن اگر وہ جاہل ہو اور اسے قرض کے آداب و شرائط کا علم نہ ہو تو وہ اللہ کے لیے متقی کیسے بنے گا، بالخصوص قرض کے معاملات میں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# وہ محرمات جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر کی اتباع کرنے اور ان کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے کچھ حرام کردہ چیزیں ذکر کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

① کفر و شرک کے انکار اور اس سے اجتناب کے ذریعے سے ہی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان پر سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کفر و شرک سے اجتناب کرے اور رسول اللہ ﷺ بیان کردہ تدابیر کے ذریعے سے وہ اپنے مالک حقیقی کے دین، اس سے ملاقات، اس کی صفاتِ کمال اور اس کے متعلق اس کے رسولوں کی بیان کردہ خبروں کا ہرگز انکار نہ کرے۔

② بدعات کا انکار کرنے سے بھی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو جس حق کے ساتھ مبعوث کیا اور اپنی کتابوں کو جس حق کے ساتھ نازل کیا اس کے خلاف اعتقاد رکھنے کا نام بدعت ہے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اعمال و اقوال کی کوئی دلیل نازل نہیں کی ان کو ثواب سمجھ کر انجام دینا، جیسے دین میں اپنی ایجاد کردہ رسوم و رواج کو داخل کرنا، ان کو اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

③ کبیرہ گناہوں کے اجتناب سے بھی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ شیطان جب کسی بندے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کو مغلوب کر لیتا ہے تو کبائر کو مزین کر کے اس کے سامنے لاتا ہے۔ پھر وہ بندے کے سامنے امید و تمنا کے دروازے کھول دیتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ ایمان محض تصدیق کا نام ہے، اعمالِ صالحہ کی کوئی اہمیت نہیں اور پھر اکثر اوقات اس کے کانوں میں اور زبان پر ایک ایسا جملہ جاری کر دیتا ہے کہ جس کے ذریعے سے بے شمار مخلوق ہلاکت کے گڑھے میں گر پڑتی ہے۔ وہ شیطانی جملہ یہ ہے:

''جس طرح شرک کے ساتھ نیکی کا کوئی فائدہ نہیں اسی طرح توحید کے ساتھ کوئی گناہ مضر نہیں۔''

④ صغیرہ گناہوں کے ترک سے بھی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ شیطان انسان کے دل و دماغ میں ہمیشہ وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔ کہتا ہے کہ جب تو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہے تو صغیرہ گناہ سرزد ہونے میں تجھے کیا پریشانی ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنا اور نیکیاں کرتے رہنا صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں؟ شیطان مسلسل بندے کے سامنے صغیرہ گناہوں کو حقیر بنا کر پیش کرتا رہتا ہے تا آنکہ بندہ صغیرہ گناہوں کا عادی ہو جاتا ہے اور پھر وہ ان پر کسی ندامت کا اظہار نہیں کرتا۔

اس لیے جو بندہ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب پر پشیمان اور نادم ہوتا ہے اور پھر ان سے توبہ کا ارادہ کر لیتا ہے تو یہ بندہ بہ نسبت اس بندے کے بہتر ہے جو صغیرہ گناہوں کی پروا نہیں کرتا اور نہ ہی ان پر نادم ہوتا ہے۔ لہٰذا صغیرہ گناہوں پر بغیر ندامت کے اصرار کرنا کبیرہ گناہوں پر ندامت و پشیمانی کرنے کی نسبت زیادہ قبیح ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم خاص طور پر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچ کر رہو۔ بے شک چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال ایک قوم کی مثال ہے، جو جنگل بیابان میں گئے تو انھیں آگ جلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے لیے لکڑیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان میں سے ہر آدمی ایک ایک لکڑی تلاش کر کے لایا، یہاں تک کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ پھر انھوں نے الاؤ روشن کیا اور اپنی روٹیاں پکائیں، اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ بندے پر اکٹھے ہو جاتے ہیں، اگرچہ وہ انھیں زیادہ اہمیت نہیں دیتا لیکن وہ اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتے ہیں۔ [ مسند أحمد: ٥/ ٣٣١، ح: ٢٢٨٠٨۔ السلسلة الصحيحة : ٣٨٩ ]

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حصولِ تقویٰ کے ذرائع

## ہم اپنے دلوں میں تقویٰ کا پودا کیسے اُگائیں؟

جب تقویٰ کا بیج ہمارے دلوں میں اُگ آئے تو دل مطمئن ہو جاتا ہے اور سینہ کھل جاتا ہے۔ بعض اوقات دلوں میں تقویٰ کمزور بھی پڑ جاتا ہے اور کبھی کبھار دلوں میں بلند و بالا پہاڑوں کی مانند مضبوط اور سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ تقویٰ کا سب سے عظیم درجہ یہ ہے کہ ہم اللہ عزوجل سے کما حقہ ڈر جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ [ آل عمران : ۱۰۲ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''تم اللہ کی اطاعت ایسے کرو جیسے اس کی اطاعت کا حق ہے۔''

امام مجاہد رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، اسے یاد رکھا جائے بھلا نہ دیا جائے اور اسی طرح اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے ناشکری نہ کی جائے۔ [ بصائر ذوي التمييز: ۵/ ۲۵۷ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دل میں تقویٰ کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟

## پہلا ذریعہ:

بندے کو اپنے رب کی معرفت کا ہونا ضروری ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم نازل کیا تا کہ لوگ اسے فکر و تدبر سے سمجھیں اور اس کے علوم میں مہارت حاصل کریں، اگر وہ ایسا کر لیں تو ان کے دلوں میں خود بخود تقویٰ کا بیج پڑ جائے گا، فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۚ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ﴾

[ الزمر : ۲۷، ۲۸ ]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے، تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ واضح قرآن، جس میں کوئی کجی نہیں، تا کہ وہ بچ جائیں۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو متقین کے لیے ہی کتابِ ہدایت بنایا ہے، فرمایا:

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾ [ البقرۃ : ۲ ]

''بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔''

قرآن کریم کتاب ہدایت تو سب کے لیے ہے، لیکن اس کتاب سے صحیح طور پر نفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



محض متقین ہی حاصل کرتے ہیں، متقین کے علاوہ دیگر لوگ کم ہی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزے کے احکام کی وضاحت کرنے کے بعد فرمایا:

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ [ البقرة : ١٨٧ ]

''اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ بچ جائیں۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے روزے مشروع کیے ہیں جن کے ذریعے سے وہ تقویٰ حاصل کرتے ہیں، گویا کئی امور ایسے ہیں جو تقویٰ کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ بنتے ہیں، جیسا کہ سابقہ مثالوں میں یہ بات موجود ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ﴾ [ التوبة : ١١٥ ]

''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ کسی قوم کو اس کے بعد گمراہ کر دے کہ انھیں ہدایت دے چکا ہو، یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے وہ بچیں۔''

معلوم ہوا کہ اگر بندے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جو حصولِ تقویٰ کے لیے وسیلہ ہیں قبول کر کے ان پر عمل کریں گے تو متقین میں سے ہو جائیں گے۔

اسی لیے رسولوں کی بعثت اور کتابوں کے نزول سے پہلے بندوں پر حجت قائم نہیں ہوتی اور نہ ہی تقویٰ کے مراتب طے ہوتے ہیں، فرمایا:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ [ النساء : ١٦٥ ]

''ایسے رسول جو خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے بعد اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہ جائے۔''

کتاب اللہ سب سے بڑی دلیل ہے جو لوگوں کو ان کے رب تبارک و تعالیٰ کی معرفت عطا کرتی ہے۔ جب بندہ کتاب اللہ میں غور و فکر کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کا جلال اور اس کی با کمال اسماء و صفات منور ہو کر اس کے سامنے آ جاتے ہیں، جس سے وہ اللہ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا شمار متقین میں ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے اپنی صفات کے ذریعے سے تجلی فرماتا ہے، جس کی متعدد صورتیں ہیں، جیسے:

① کبھی تو وہ ہیبت و جلال اور عظمت کے پردوں میں تجلی فرماتا ہے، وہ اس طرح کہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے بندوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں، نفوسِ انسانی مطیع ہو جاتے ہیں اور آوازیں پست ہو جاتی ہیں، تکبر اس طرح مٹتا چلا جاتا ہے جیسے نمک پانی میں حل ہو کر مٹ جاتا ہے۔

② کبھی اللہ عزوجل صفاتِ جمال و کمال میں اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے کہ اس کے اسماء و صفات اور افعال بھی جمال میں درجۂ کمال کو پہنچے ہوتے ہیں، جو اس کی ذات کے کمال پر دلالت کرتے ہیں۔ اس طرح جب بندے قرآن پڑھتے ہیں تو ان کے دل سے اللہ کی محبت کی قوت غیر اللہ کی محبت کو کلی طور پر ختم کر دیتی ہے۔ اس لیے جس قدر بندے کو اپنے رب کی صفاتِ کمال اور نعوتِ جلال و جمال کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسی قدر بندے کا دل غیر اللہ کی محبت سے خالی اور اللہ کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے اور پھر جب غیر اللہ میں سے کوئی ارادہ کرتا ہے کہ اس کے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے اللہ کی محبت کو نکال دے تو اس کا دل اور اس کے اعصاب مکمل طور پر انکار کر دیتے ہیں، جیسا کہ شاعر نے کہا:

يُرَادُ مِنَ الْقَلْبِ نِسْيَانُكُمْ
وَتَأْبَى الطِّبَاعُ عَلَى النَّاقِلِ

''جب دل سے تمھیں بھلا دینے کا ارادہ کیا گیا تو مہر تصدیق نے تصویر پر لگنے سے انکار کر دیا۔''

چنانچہ بندے کے دل میں طبعی طور پر اللہ کی محبت باقی رہتی ہے، جس میں کسی قسم کا تکلف نہیں ہوتا۔

③ جب اللہ عزوجل صفاتِ رحمت، لطف و کرم اور احسان کے ساتھ تجلی فرماتا ہے تو بندے کی امید، تمنا اور طمع پوری قوت کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور جب امید قوت پکڑتی ہے تو بندہ عمل کرنے کے لیے اتنا پُرعزم ہو جاتا ہے کہ جس طرح بیج بولنے والا اگر زمین میں زرخیزی دیکھتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ بیج بونے کی طمع کرتا ہے، لیکن اگر وہ زمین کی خشکی کو دیکھتا ہے تو اس کی امید کم ہو جاتی ہے اور وہ بیج شوق سے نہیں بوتا۔

④ جب اللہ عزوجل صفاتِ عدل، انتقام، غضب، ناراضی اور عقوبت کے ساتھ تجلی فرماتا ہے تو نفس امارہ مرعوب ہو جاتا ہے اور اس کی قوتِ شہوت، غضب، لہو و لعب اور محرمات کے ارتکاب کے لیے حرص یا تو بالکل ختم ہو جاتی ہے یا انتہائی کمزور ہو جاتی ہے جس سے اس کی رعونت کی لگامیں سکڑ جاتی ہیں اور اس کے پاس خوف و خشیت اور احتیاط کی سواری زین سمیت حاضر ہو جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ تقویٰ کے مراتب کو پا لیتا ہے۔

⑤ جب اللہ عزوجل صفات اوامر و نواہی، عہد و وصیت، ارسالِ رسل، انزالِ کتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور شریعتوں کو مقرر کرنے کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے تو بندے کی ساری قوت و عزم اور استقلال، احکام الٰہی کی تنفیذ و تبلیغ، ان کے ذکر و تذکیر، دوسروں تک ان کو پہنچانے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنے، اس سے سوال کرنے اور اس کی نواہی سے اجتناب کرنے میں موجزن ہوجاتی ہے۔

⑥ اسی طرح جب اللہ عزوجل صفاتِ سمع و بصر اور علم کے ساتھ تجلّی فرماتا ہے تو بندے کی قوتِ حیا بیدار ہوجاتی ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا کہ اسے اس کا رب کسی مکروہ فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے، یا اس سے کوئی مکروہ آواز سنے یا وہ چھپ کر کوئی ایسا فعل نہیں کرتا جسے دیکھ کر اس کا رب اس سے ناراض ہو جائے، حتیٰ کہ اس کی تمام حرکات و سکنات بلکہ اس کے دل پر وارد ہونے والے خیالات و افکار شرعی میزان وحدود کے مطابق صادر ہوتے ہیں اور وہ خواہش و طبع کے حکم کے تحت بے نکیل و بے لگام نہیں ہوتے۔

⑦ جب اللہ عزوجل صفات کفایہ و قدرت، مصالح العباد کے قیام، ان تک ان کے ارزاق پہنچانے، ان سے ان کے مصائب دور کرنے، اپنے دوستوں کی خصوصی نصرت وحمایت کرنے اور ان کے ساتھ اپنی خصوصی معیت کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے تو بندے کی قوتِ توکل، تمام معاملات، اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے، اس کی تقدیر پر مکمل راضی رہنے اور اللہ تعالیٰ کے لیے وہ اعمال پوری تندہی سے کرنے والے نظریے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو توکل کا یہی معنیٰ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی کفایت، اس کے حسنِ اختیار، اس پر بھروسا اور اس کی رضا و اختیار پر کامل یقین کرلے۔

⑧ جب اللہ عزوجل صفاتِ عزو کبریا کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے تو بندے کے نفس مطمئنہ کو وہ قوت حاصل ہوجاتی ہے کہ جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سامنے مکمل طور پر سرنگوں ہو جاتا ہے اور اسی کی عزت و کبریائی کے آگے مکمل طور پر انکساری اور خضوع کا اظہار کرتا ہے، بلکہ بندے کا دل اور اس کے سارے اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں بندے پر سکینت غالب آ جاتی ہے۔ اس کے دل، زبان، اعضاء اور اس کی سیرت میں وقار کا غلبہ ہو جاتا ہے اور اس کا جذباتی پن، جلد بازی اور غیر ضروری حساسیت ختم ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کو متعدد صورتوں میں اپنا تعارف کراتا ہے۔ کبھی تو اپنی صفاتِ الوہیت کے ساتھ اور کبھی اپنی صفاتِ ربوبیت کے ساتھ، جن کے نتیجے میں وہ خاص اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس سے ملنے کے لیے مشتاق ہو جاتا ہے، بلکہ اس کی کبریائی اور جلالت کے متعلق سوچتے ہی وہ شاداں و فرحاں ہو جاتا ہے اور اس کو اپنے رب کے ساتھ اُنس ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی بندگی و عبادت کر کے سرور و لذت اور طراوت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح کے تقرب کے لیے ہر وقت کوشاں رہتا ہے اور اس کی اطاعت کے ذریعے سے اس کے ساتھ اپنی مخلصانہ و والہانہ محبت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس کے ذکر سے ہمیشہ جڑا رہتا ہے اور زبان کو اس میں ہمیشہ مشغول رکھتا ہے اور مخلوق سے بھاگ کر اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور آخر کار اس کے دل میں صرف اللہ وحدہ کا تصور سما جاتا ہے۔

صفاتِ ربوبیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تجلی کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ بندہ اس پر کامل توکل کرتا ہے اور اپنے آپ کو اسی کا محتاج سمجھتا ہے۔ ہر وقت اسی سے مدد کا طالب ہوتا ہے اور ہمیشہ اس کے لیے انکساری و عاجزی اور خشوع و خضوع کا اظہار کرتا ہے۔

[ الفوائد لابن القیم : ۸۰ تا ۸۲ ]

## دوسرا ذریعہ:

صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے تقویٰ کا حصول ممکن ہے، اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی عبادت بندے کے دل میں تقویٰ کا بیج بونے کا باعث ہے، چاہے فرض عبادت ہی ہو، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، دعاء، اور نذر وغیرہ، یا مستحب عبادت ہو، جیسے نوافل وغیرہ، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرة : ٢١]

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔''

اللہ رب العزت نے اپنے اس فرمان کے ذریعے سے تمام لوگوں کو صرف اپنی عبادت کرنے کی دعوت دی ہے اور جس معبود یعنی اللہ کی طرف دعوت دینے کا حکم لوگوں کو دیا گیا ہے صرف وہی عبادت کا مستحق ہے، کیونکہ وہی ہمارا اور ہم سے پہلے ہمارے آباء کا خالق ہے۔

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وضاحت کی کہ عبادت کی غایت و مقصود یہ ہے کہ تم متقی بن جاؤ، گویا عبادت دلوں میں تقویٰ پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا جب آپ نماز اور اس کے اعمال و افعال میں غور کریں گے تو آپ کو یقین آ جائے گا کہ نماز دل میں تقویٰ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ سب سے پہلے آپ طہارت حاصل کرتے ہیں پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بعد دعائے استفتاح پڑھتے ہیں، جس میں آپ اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں، پھر آپ قراءتِ قرآن کرتے ہیں، ابتدا سورۃ فاتحہ سے کرتے ہیں جو کتاب اللہ کی عظیم ترین سورت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے اور بندے کا اپنے مالک و خالق سے اپنی حاجات بیان کرنے اور مانگنے کی تعلیم بھی۔ پھر آپ قرآن میں سے کچھ تلاوت کرتے جو آپ کو میسر ہو اور جو آیات آپ تلاوت کرتے ہیں ان میں لا تعداد و لامحدود معانی سمائے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپ اللہ، اس کی صفات، اس کے اسماء اور اس کے حقوق کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔

پھر تکبیر کہہ کہ آپ رکوع میں چلے جاتے ہیں اور رکوع میں آپ اپنے رب کی تسبیح و تعظیم بیان کرتے ہیں، پھر آپ "سمع الله لمن حمده" کہتے ہوئے اپنا سر اٹھاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

(( رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَالَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ ))

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی رکونے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

پھر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے لیے اپنی پیشانی زمین پر لگا دیتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے وہی دعائیں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھلائی ہیں۔ پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے دو سجدوں کے درمیان بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور پھر تشہد میں آپ اللہ رب العزت کی وہی پاکیزگی بیان کرتے ہیں جس کا وہ لائق ہے، پھر آپ نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور جو دعا چاہتے ہیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں اور پھر آپ اپنی نماز دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے ختم کر دیتے ہیں۔

بے شک یہ نماز اگر آپ نے تدبر اور خشوع سے ادا کی تو یہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنے کا سبب بنے گی اور آپ نے تقویٰ کا پودا اپنے دل میں لگالیا۔

اسی طرح روزہ بھی عبادات میں سے ایک ایسی عبادت ہے جو دلوں میں تقویٰ پیدا کرتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [ البقرة : ١٨٣ ]

''تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے، تا کہ تم بچ جاؤ۔''

جو شخص رمضان میں دن بھر خورونوش اور جماع سے اپنے آپ کو روکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا احترام کرتے ہوئے ہی رکتا ہے، یہی چیز اس کے دل میں تقویٰ اور خلوص پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے حصول کے لیے روزے فرض کیے ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو جھوٹ کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ آدمی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' [ بخاري : ١٩٠٣ ] اس لیے کہ روزے سے اگر تقویٰ حاصل نہ ہو تو پھر روزہ رکھنے کا اصل مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔'' [ مختصر الفتاوى المصرية : ٢٨٩ ]

دراصل عبادت سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور یہی تقویٰ ہی عبادت کی بنیاد ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تو اللہ تعالیٰ سے ڈر، تا کہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائے۔'' [ ترمذي: ٢٣٠٥ـ السلسلة الصحيحة: ٩٣٠ ]

## تیسرا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں تفکر و تدبر کرنے سے بھی دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کائنات کو جس میں ہم بستے ہیں اپنی ذات پر دلالت کرنے والی نشانیوں سے بھر دیا ہے۔ بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورج کو روشنی اور چاند کو چمک کا ذریعہ بنایا اور ان کی منازل مقرر کر دیں، تاکہ ہم مہینوں اور سالوں کا حساب رکھ سکیں۔ اسی طرح اللہ عزوجل نے رات اور دن کو پیدا کیا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے نکالا۔ کبھی دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اس نے آسمانوں اور زمین میں بے شمار اور عظیم ترین اپنی قدرت کی نشانیاں رکھی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ﴾ [ يونس: ٥، ٦ ]

''وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ۔ وہ آیات کو ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔ بے شک رات اور دن کے بدلنے میں اور ان چیزوں (میں) جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں، یقیناً ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں۔''

کائنات میں واقع اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں فکر و تدبر کی ترغیب دینے والی نصوص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قرآن و حدیث میں بے شمار ہیں اور ان نشانیوں میں غور و فکر سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بے کار نہیں بنائی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات اس لیے بنائی ہے تا کہ یہ اولادِ آدم کی عبادت کی جگہ بن جائے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی آخری اور اختتامی تخلیق نہیں بلکہ اس دنیوی زندگی کے بعد دوسری زندگی بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا اور انھیں اس دنیا میں کیے جانے والے اعمال پر پورا پورا بدلا دے گا، فرمایا:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۭ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾

[آل عمران: ۱۹۰ تا ۱۹٤]

”بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں عقلوں والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو جسے آگ میں ڈالے سو یقیناً تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کرنے والے نہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا، جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں عطا فرما جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

## چوتھا ذریعہ:

قبر، اس کے عذاب اور آخرت کی ہولناکیوں کے متعلق جو نصوص وارد ہوئی ہیں ان میں غور وفکر سے بھی دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ جب بندہ کثرت سے ان نصوصِ قرآنی کی تلاوت اور ان احادیثِ نبویہ کا مطالعہ کرتا رہے جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے، مثلاً قبر میں پیش آنے والے مناظر، روزِ محشر کی سختیاں اور دوزخ کی وسعت و عذابات کے تذکرے وغیرہ، تو بندے کا دل ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف مائل اور اس کے خوف سے لبریز ہو جاتا ہے، جس سے تقویٰ کی بنیاد پڑتی ہے، فرمایا:

﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ [الزمر: ١٦]

''ان کے لیے ان کے اوپر سے آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی سائبان ہوں گے۔ یہ ہے وہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اے میرے بندو! پس تم مجھ سے ڈرو۔''

لہٰذا جب بندے کو قبر اور قیامت کی ہولناکیوں کو جاننے کی توفیق مل جائے گی تو پھر وہ تصور کرے گا کہ وہ بھی ان حالات کا سامنا کر سکتا ہے، تو یقیناً اس کا دل کانپ اٹھے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مرتے وقت اور مرنے کے بعد بندے کو کن کن حالات و مناظر کا سامنا کرنا پڑتا ہے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے وہ احادیث جمع کی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ موت کے وقت بندے کو کیا کیا دکھایا جاتا ہے اور موت کے بعد اسے کن کن مناظر سے واسطہ پڑتا ہے، جو بھی ان احادیث کا خلوصِ دل سے مطالعہ کرے گا ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ عطا کرے گا۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ کے ساتھ گئے، جب ہم قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ قبر تیار نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے، تو ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ اس وقت اتنی خاموشی تھی کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (کہ اگر ذرا سی بھی حرکت کی تو وہ اڑ جائیں گے)۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، آپ اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ آپ ﷺ کبھی اوپر دیکھتے اور کبھی نیچے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنی نگاہ اوپر نیچے کی پھر دو یا تین مرتبہ (ہم سے) فرمایا:

«اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

''تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔''

پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

''اے اللہ یقیناً میں تیری پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے۔''

اس کے بعد فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ، كَأَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وُجُوْهُهُم الشَّمْسُ، مَعهم كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، عَلَيْهِ السَّلامُ، حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، اخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا»

''جب مومن بندہ دنیا سے آخرت کی طرف جانے والا ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے اترتے ہیں۔ ان کے چہرے سورج کی طرح سفید ہوتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے، وہ سب اس بندے کی حدِ نگاہ میں بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتا ہے اور بندے کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے: ''اے پاک و مطمئن جان! تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور اس کی رضا مندی سے اس کی طرف جانے کے لیے تیار ہو جا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ ٹپکتا ہے اسی طرح مومن کے بدن سے اس کی روح نکل جاتی ہے اور ملک الموت اسے لے لیتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے:

''جب اس کی روح نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان والے تمام فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جو خصوصی فرشتے آسمانوں میں ہوتے ہیں (وہ بھی اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں)۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر فرشتے یہی چاہتے ہیں کہ یہ پاک روح ان کی طرف سے اوپر جائے اور جب ملک الموت اسے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہاتھ میں لیتا ہے تو پلک جھپکنے کے برابر بھی دوسرے فرشتے اس کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ وہ خود اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں۔ پھر اسے جنتی کفن میں لپیٹ دیتے ہیں اور جنت کی خوشبو میں اسے چھپا لیتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

﴿ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴾ [ الأنعام : ٦١ ]

''اسے ہمارے بھیجے ہوئے قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔''

روئے زمین پر آپ نے اتنی خوشبودار کستوری نہیں دیکھی ہوگی جتنی خوشبودار کستوری میں مومن کی روح اس کے بدن سے نکلتی ہے۔ فرشتے مومن کی روح لے کر آسمان پر چڑھنے لگتے ہیں تو جب وہ فرشتوں کے کسی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ یوں مخاطب ہوتے ہیں: ''یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟'' تو ہمراہی فرشتے اس مومن بندے کے سب سے اچھے ناموں کے ساتھ اس کا نسب بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے، حتی کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہ آسمان کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، ان کے لیے ہر آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان میں متعین فرشتے اس کا شان دار استقبال کرتے ہیں، پھر یکے بعد دیگرے سب آسمانوں میں اس کا استقبال ہوتا ہے۔ بالآخر وہ ساتویں آسمان تک جا پہنچتے ہیں، تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ تم میرے بندے کے دیوان کو علّیّین میں درج کر دو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

﴿ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾

[ المطففين : ١٩ تا ٢١ ]

''اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ بہت ہی اونچے لوگوں کا دفتر کیا ہے؟ ایک کتاب ہے، واضح لکھی ہوئی۔ جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔''

تو جب اس کا علّیّین میں اندراج ہو جاتا ہے تو پھر کہا جاتا ہے کہ اسے تم زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(قبر) کی طرف لوٹا دو، کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں نے انھیں اسی سے تخلیق کیا ہے اور اسی میں انھیں لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ تو اسے زمین کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جائے گی۔ پھر وہ مومن بندہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنے گا، جب وہ اسے چھوڑ کر واپس جا رہے ہوں گے۔ تب اس کے پاس دو فرشتے آئیں گے جو شدید انداز میں ڈانٹ رہے ہوں گے، وہ اسے ڈانٹتے ہوئے اٹھا کر بٹھا دیں گے اور کہیں گے: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے۔'' وہ دونوں اس سے پوچھیں گے: ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ کہے گا: ''میرا دین اسلام ہے۔'' پھر پوچھیں گے: ''یہ آدمی کون ہے جو تمھارے اندر مبعوث ہوا تھا؟'' وہ کہے گا: ''وہ اللہ کے رسول ﷺ تھے۔'' وہ دونوں اس سے پوچھیں گے: ''تیرے اعمال کیسے تھے؟'' وہ کہے گا: ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تو میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔'' وہ فرشتہ اسے ڈانٹتے ہوئے کہے گا: ''تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ یہ مومن کو پیش آنے والی آخری آزمائش ہوگی۔ اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

[إبراهيم : ٢٧]

''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں۔'' تو وہ کہے گا: ''اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔'' تو آسمان سے آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ لہٰذا تم اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کی خلعت پہنا دو اور جنت کی طرف سے اس کے لیے ایک دروازہ کھول دو۔'' پھر اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پاس جنت کی ہوائیں اور جنت کی خوشبوئیں آنے لگیں گی اور تاحدِ نگاہ اس کی قبر کو وسیع کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے پاس خوبصورت چہرے والا ایک شخص آئے گا۔ (ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ) اس کے سامنے ایک خوبصورت چہرے والے شخص کو پیش کیا جائے گا۔ جس کا لباس بھی نہایت نفیس ہوگا اور اس کی خوشبو بھی بہت اعلیٰ ہوگی، تو وہ کہے گا کہ تجھے وہ بشارت ہو جو تجھے خوش کر دے۔ تجھے اللہ کی رضا اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں بھری جنت کی بشارت ہو، یہ تیرا وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' تو مومن اپنے مخاطب سے کہے گا: اور تجھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کی بشارت ہو، تو کون ہے، تیرا چہرہ بھلائی لانے والے کے چہرے جیسا ہے؟ وہ کہے گا: ''میں تیرا نیک عمل ہوں، اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اتنا علم ضرور ہے کہ تو اللہ کی اطاعت کے کاموں میں نہایت جلدی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی کرنے میں نہایت سستی کرتا تھا۔ چنانچہ اللہ نے تجھے اچھا بدلا دیا۔'' پھر اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس طرح اک دروازہ جہنم کا بھی کھول دیا جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا کہ اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا تو یہ تیرا ٹھکانا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے اس (برے ) ٹھکانے کے بدلے (جنت والا ) یہ ٹھکانا عطا کر دیا ہے۔ تو جب مومن جنت کی نعمتوں کو دیکھے گا تو پکار اٹھے گا: ''اے میرے رب! جلد از جلد قیامت قائم کر دے، تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور اپنے مال تک پہنچ جاؤں۔'' تب اسے کہا جائے گا: آرام کرو۔''

اور کافر بندہ (ایک روایت کے مطابق ) اور فاجر بندہ اس کا جب دنیا سے آخرت کی طرف سفر کا وقت آتا ہے تو آسمان سے غلیظ اور درشت مزاج سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں۔ ان کے پاس (آگ کے کپڑوں کے )

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



چیتھڑے ہوں گے وہ تا حدِ نگاہ اس کے پاس آ کر بیٹھ جائیں گے۔ پھر ملک الموت آئے گا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جائے گا۔ وہ کہے گا: اے خبیث جان! تو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غصے کا سامنا کرنے کے لیے آ جا۔ تو کافر کی روح اس کے سارے بدن میں خوف زدہ ہو کر بکھر جائے گی، تو وہاں سے اسے فرشتہ اس طرح کھینچ کر نکالے گا جس طرح گیلی اُون سے الجھے ہوئے کانٹے نکالے جاتے ہیں۔ جس سے اس کی رگیں اور اعصاب ٹوٹ جائیں گے اور آسمان اور زمین کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے گا اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔ ہر دروازے والے فرشتے یہ دعا کریں گے کہ اس کافر کی روح ان کی طرف بلند نہ کی جائے۔ ملک الموت اسے لے لے گا، وہ جونہی اسے اپنے ہاتھ میں لے گا تو پلک جھپکنے کی دیر میں اسے جہنمی کھردرے کپڑے میں لپیٹ دے گا۔ اس سے اس قدر مردار کی طرح بدبو کے بھبوکے اٹھتے ہوں گے کہ روئے زمین پر اس جیسی بدبو کہیں نہیں ہوگی۔ فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھیں گے، وہ فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزریں گے وہ پوچھیں گے کہ یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ دنیا میں پکارے جانے والے قبیح ترین نام لے کر بتائیں گے کہ یہ روح فلاں بن فلاں کی ہے۔ بالآخر وہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جائیں گے۔ وہ اس کو اوپر لے جانے کے لیے آسمانی دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھلے گا۔ (راوی کا بیان ہے کہ) پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الاعراف: ٤٠]

''ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔''
تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''تم اس کے دیوان کو سجین میں درج کردو جو سب سے نچلی زمین میں ہے۔'' پھر کہا جائے گا کہ تم میرے بندے کو زمین کی طرف لے جاؤ، کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے انھیں اسی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ ان کو نکالوں گا۔ پھر اس کی روح آسمان سے پھینک دی جائے گی تا آنکہ اس کے جسم میں داخل ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج: ٣١]

''اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔''

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جائے گی اور وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنے گا جب وہ اسے چھوڑ کر واپس جا رہے ہوں گے۔ اور دو فرشتے اس کے پاس آجائیں گے، وہ دونوں شدید ڈانٹنے والے ہوں گے، وہ اسے ڈانٹیں گے اور اسے بٹھا کر پوچھیں گے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: ہائے ہائے! میں تو نہیں جانتا۔ پوچھیں گے: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہے گا: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھیں گے تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم میں مبعوث ہوا تھا؟ اسے اس آدمی کا نام یاد نہیں آئے گا۔ تو اسے بتایا جائے گا کہ وہ محمد (ﷺ) ہیں۔ وہ کہے گا: ہائے افسوس! میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو اس کے متعلق ایسے کہتے ہوئے سنا تھا، تو اسے کہا جائے گا کہ نہ تجھے کچھ معلوم ہے اور نہ ہی تو نے کچھ پڑھا ہے۔ پھر آسمان سے ایک اعلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرنے والا اعلان کرے گا کہ اس نے جھوٹ بولا لہٰذا تم اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ تو وہاں سے اس کو اس کی تپش اور زہریلا دھواں آتا رہے گا۔ اس پر اس کی قبر اتنی تنگ ہو جائے گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جائیں گی۔

پھر اس کے سامنے ایک قبیح چہرے والا آدمی پیش کیا جائے گا، اس کے کپڑے گندے ہوں گے اور اس سے بدبو کے بھبوکے اٹھ رہے ہوں گے، وہ کہے گا: تو ایسی بشارت سننے کے لیے تیار ہو جا جو تجھے ناپسند ہوگی۔ یہ تیرا وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ کہے گا کہ اور تجھے بھی بڑی بشارت ملے تو کون ہے، تیرا چہرہ منحوس خبر لانے والے کی طرح ہے؟ وہ کہے گا کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اتنا علم ضرور ہے کہ تو اللہ کی اطاعت کے وقت بہت سست تھا، لیکن اس کی معصیت کے وقت نہایت چست۔ لہٰذا اللہ نے تجھے برا بدلا دیا ہے۔ پھر اس پر ایک اندھا، بہرا اور گونگا نگران مقرر کر دیا جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اتنا بڑا گرز ہوگا کہ اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں بدل جائے۔ چونکہ وہ اس کافر کو ایک بار مارے گا تو وہ اس کی وجہ سے مٹی کی طرح ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کی اصلی حالت میں لوٹا دے گا۔ وہ فرشتہ اسے دوسری بار مارے گا تو وہ اتنے زور سے چلائے گا کہ جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقات اس کی چیخ سنیں گی۔ پھر جہنم سے اس کے لیے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور جہنم کا ایک بچھونا اس کے لیے ڈال دیا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو قیامت مت قائم کر۔" [ أحكام الجنائز للألباني : ١٥٨ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## پانچواں ذریعہ:

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت سے بھی دل نرم ہوتے ہیں، ارواح کا تزکیہ ہوتا ہے اور دلوں میں تقویٰ کا پودا لگ جاتا ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم مخلوق اہل تقویٰ ہیں، جو ہمیشہ اپنی زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔'' [ الوابل الصیب من الکلم الطیب : ۸۵ ]

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ سے تعلق کی نوعیت اور حکمِ خداوندی

## اہلِ اسلام کا تقویٰ کے ساتھ خصوصی اہتمام:

تقویٰ کے ساتھ منسلک رہنے سے زیادہ نفع بخش بندوں کے لیے اور کوئی عمل نہیں، بندوں کے لیے تقویٰ کے التزام سے بڑھ کر کوئی عمل زیادہ نفع مند نہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بلکہ صحابہ و تابعین اور ائمہ دین جیسے صالحین نے اہل ایمان کو اسی تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہونے کی تلقین کی ہے۔

ابو القاسم قاسم بن یوسف مغربی نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ اسے کچھ ایسی نصیحت کریں کہ جس میں اس کے دین اور دنیا کی بھلائی پنہاں ہو۔ چنانچہ شیخ الاسلام نے اسے تقویٰ کی نصیحت کی اور کہا: سمجھنے اور عمل کرنے والے کے لیے مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصیحت سے زیادہ نفع بخش کسی چیز کا علم نہیں۔

[ الوصیة الصغریٰ لابن تیمیة : ۸ ]

پہلے اور بعد والے سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ ہی کا حکم دیا ہے، فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾

[ النساء : ۱۳۱ ]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمھیں بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۂ نساء کے شروع میں ہی سب لوگوں کو تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء : ١]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ تم پر پورا نگہبان ہے۔''

اللہ رب العزت نے جتنے بھی رسول مبعوث فرمائے ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی امت کو تقویٰ کے لازم پکڑنے کی ہی نصیحت کی۔ سب سے پہلے نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو تقویٰ کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ [المؤمنون : ٢٣]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی بھی معبود نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں؟''

سورۂ شعراء میں فرمایا:

﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ [الشعراء : ١٠٥، ١٠٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا
کیا تم ڈرتے نہیں؟''

نوح علیہ السلام کے بعد ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو وہی حکم دیا جو نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ [ الشعراء : ١٢٤ ]

''جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟''

ہود علیہ السلام کے بعد صالح علیہ السلام آئے تو انھوں نے بھی اپنی قوم کو تقویٰ کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ [ الشعراء : ١٤٢ ]

''جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟''

لوط علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ [ الشعراء : ١٦١ ]

''جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟''

شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ [ الشعراء : ١٧٧ ]

''جب ان سے شعیب نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟''

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو تقویٰ ہی کا حکم دیا، ان کی دعوت کو نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِبْرَٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [ العنکبوت : ١٦ ]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



''اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''

پھر آخر میں امت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جو بھی کتاب اللہ میں غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تقویٰ اختیار کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ساٹھ بار ''وَاتَّقُوا اللّٰهَ'' یا ''اتَّقُوْا رَبَّكُمْ'' کے الفاظ کے ساتھ تقویٰ کا حکم دیا ہے، فرمایا:

① ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [ البقرة : ١٨٩ ]

''اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

② ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [ البقرة : ١٩٤ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

③ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [ البقرة : ١٩٦ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔''

④ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ﴾ [ البقرة : ٢٢٣ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اس سے ملنے والے ہو۔''

⑤ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ [ البقرة : ٢٣١ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

⑥ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ [ البقرة : ٢٣٣ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔''

⑦ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا﴾ [ البقرة : ٢٧٨ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⑧ ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ﴾ [ البقرة : ٢٨١ ]

''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

⑨ ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ [ البقرة : ٢٨٢ ]

''اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

درج بالا آیات صرف سورۂ بقرہ سے لی گئی ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں "اتَّقُوا اللّٰهَ" کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ چنانچہ تقویٰ اختیار کرنے کے متعلق اتنی کثرت سے حکم دینے سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی قدر و منزلت اور اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کے متعلق حکم نبوی

نبی ﷺ نے بھی اپنی امت کو تقویٰ ہی کا حکم دیا ہے۔ خطبہ مسنونہ میں بھی آپ ﷺ نے جو تین آیات سکھائی ہیں ان تینوں میں بھی تقویٰ کا حکم ہے، فرمایا:

﴿ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [ آل عمران : ۱۰۲ ]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [ النساء : ۱ ]

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ تم پر پورا نگہبان ہے۔“

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [ الأحزاب : ۷۰، ۷۱ ]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کر لی، بہت بڑی کامیابی۔''

اس کے علاوہ نبی ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

① سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ » [ ترمذي : ١٩٨٧ ]

''تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا اور برائی کے بعد نیکی کرتا رہ، وہ اسے مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔''

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تقویٰ اور حسن اخلاق کو اس لیے ایک ساتھ بیان کیا ہے کہ تقویٰ اللہ اور بندے کے باہمی معاملات کی اصلاح کا ذریعہ ہے اور حسنِ اخلاق سے بندے اور مخلوق کے باہمی معاملات کی اصلاح ہوتی ہے۔ [ الفوائد : ٦٩ ]

② سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ » [ السلسلة الصحيحة للألباني : ٥٥٥ ]

''میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ وہ ہر چیز کی اصل اور اساس ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



④ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن فجر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑا ہی بلیغ اور جامع وعظ فرمایا، ایسا وعظ کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے، تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداعی وعظ ہے، آپ ہم سے کس چیز کا عہد لینا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أُوصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ » [ ترمذي : ٢٧٧٦ـ أبوداؤد : ٤٦٠٧ ]

”میں تمھیں اللہ سے ڈرنے اور سمع و طاعت کا حکم دیتا ہوں، اگرچہ تمھارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ جو لوگ تم میں سے زندہ رہیں گے وہ بے شمار اختلافات دیکھیں گے۔ خبردار! تم نئے نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ ان کا انجام گمراہی ہے۔ تم میں سے جو کوئی اس صورتِ حال کو دیکھے تو اس پر میری سنت اور خلفائے راشدین کے طریقے کی پیروی لازم ہے۔ جو نیکو کار اور حقیقی ہدایت یافتہ ہیں۔ تم اس نصیحت کو مضبوطی سے تھام لو۔“

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانے لگا ہوں، آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، تو آپ نے فرمایا:

« عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ » [ ترمذي : ٣٤٤٥ ]

”اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور چڑھائی کے وقت تکبیر لازمی پڑھو۔“

⑥ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ﴾

[ ترمذي : ٦١٦ ]

''تم اپنے رب اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم پکڑو، اپنی پانچ نمازیں ادا کرو، اپنے مہینا کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

⑦ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ﴾

[ بخاري : ٢٥٨٧ـ مسلم : ٦٢٣ ]

''تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔''

⑧ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ﴾ [ مسلم : ١٢١٨ ]

''تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کے متعلق اہلِ علم کے اقوال

① سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں کہا کرتے تھے: ''میں تمھیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں۔'' [ مستدرك حاكم : ٣٤٤٧ ]

② سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا: حمد و صلاۃ کے بعد! بے شک میں تجھے اللہ عزوجل سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ جو اللہ سے ڈر گیا اللہ اسے اپنے عذاب سے بچالے گا اور جو اسے قرض دے گا وہ اس کی جزا دے گا اور جو اس کا شکر ادا کرے گا وہ اس پر اپنی نعمتوں میں اضافہ کر دے گا اور تو تقویٰ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور اسے اپنے دل کو جلا بخشنے والا بنا لے۔'' [ جامع العلوم والحكم : ١٥١ ]

③ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جہادی قافلے کا امیر بنایا تو اسے نصیحت کی: ''میں تجھے صرف اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اس کی مرضی کے بنا تیرا خاتمہ ناممکن ہے، کیونکہ وہی دنیا اور آخرت کا مالک ہے۔''
[ جامع العلوم والحكم : ١٥١ ]

④ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو نصیحت کی: ''میں تجھے اللہ عزوجل کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں جو صرف وہی اعمال قبول کرتا ہے جن کی بنیاد تقویٰ پر ہو اور وہ صرف تقویٰ کی نیت سے کیے گئے اعمال کا ہی ثواب دیتا ہے۔ اس کے متعلق وعظ کرنے والے تو بے شمار ہوں گے، لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت ہی کم ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو بھی متقی بنا دے۔" [جامع العلوم والحکم : ۱۵۱]

⑥ عظیم محدث شعبہ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں جب شہر سے باہر جانا چاہتا ہوں تو میں امیرِ مدینہ سے کہتا ہوں کہ آپ مجھ سے کچھ کہنا پسند کریں گے؟ تو وہ مجھے کہتے: "میں تجھے اسی چیز کی نصیحت کرتا ہوں جس کی نصیحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کی کہ تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور گناہ کے بعد نیکی کر، وہ تیرے گناہ مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔"

[جامع العلوم والحکم : ۱۵۱]

⑦ ابو القاسم قاسم بن یوسف بن محمد التجیبی السبتی المغربی نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ اسے ایسی نصیحت کریں کہ جس میں دین اور دنیا کی بہتری ہو، تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کی طرف ایک خط لکھا جسے "الوصیۃ الصغریٰ" کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنی وصیت کی بنیاد اس حدیث کو بنایا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے تقویٰ کا حکم دیا۔

انھوں نے جواب میں لکھا:

"جہاں تک نصیحت کا تعلق ہے تو میں اس نصیحت سے زیادہ نفع بخش کچھ نہیں جانتا جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے، جو عقل مندوں اور عمل کرنے والوں کے لیے ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ﴾

[النساء : ۱۳۱]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمھیں بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نبی ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو فرمایا:

« اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ » [ ترمذي : ١٩٨٧ ]

''اے معاذ! تو جہاں بھی ہو اللہ کا تقویٰ لازم پکڑ اور گناہ کے فوراً بعد نیکی کر وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آ۔''

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبے کا اس حدیث سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

« يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُحِبُّكَ » [ أبو داؤد : ١٥٢٤ ]

''اے معاذ اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔''

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں کہ جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا:

« أَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ » [ ترمذي : ٣٧٩٠ ]

''میری امت میں حلال و حرام کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔''

اس کے باوجود آپ ﷺ نے انھیں یہ نصیحت کی کہ تو جہاں بھی رہ اللہ سے ڈرتا رہ۔ اس سے ہمیں بخوبی تقویٰ کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوٰى، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ : اَلْاَجْوَفَانِ الْفَمُ، وَالْفَرْجُ » [ ابن ماجه : ٤٢٤٦ ]

''نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں داخل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تقویٰ اور اچھا اخلاق۔'' پھر سوال کیا گیا کہ کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جہنم میں لے جائے گی؟ فرمایا: دو کھوکھی چیزیں منہ اور شرم گاہ۔''

⑧ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حاضرین کو علانیہ اور مخفی طور پر اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کی اور پھر قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ [ الحشر : ١٨ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔'' [ مجلة البحوث الإسلامية، العدد : ٥٩ ]

ہم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہی اس کی عبادت ہے، جو اس کے احکام پر عمل کرکے اور اس کی منہیات سے اجتناب کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کے بارے میں شعراء کے نصائح

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے اپنی تالیف میں تقویٰ اختیار کرنے پر ابھارنے والے شعراء کے اشعار نقل کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

① ابن المعتز (شاعرِ مغرب) کہتا ہے ؎

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا
وَكَبِيْرَهَا فَهُوَ التُّقٰى

''جو صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو ترک کر دے وہی متقی ہے۔''

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْ
ضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَايَرٰى

''اور کانٹوں والی زمین پر چلنے والے کی طرح ہوگیا کہ وہ جو کانٹا دیکھتا اس سے دور ہو جاتا ہے۔''

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً
إِنَّهُ الْجِبَالُ مِنَ الْحِصٰى

''کسی صغیرہ گناہ کو تو حقیر نہ جان کیونکہ پہاڑ کنکریوں کے مجموعے کا نام ہے۔''

[ جامع العلوم والحکم : ۱۵ ]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



① علامہ ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ
خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

"اگر کسی روز تو اکیلا ہو تو یہ مت کہہ کہ میں اکیلا ہوں، بلکہ یہ سوچ کہ مجھ پر ایک نگران ہے۔"

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفُلُ سَاعَةً
وَلَا أَنَّ مَا يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

"اور تو ہرگز یہ مت سوچ کہ اللہ تعالیٰ ایک گھڑی بھی غافل ہوگا اور نہ ہی یہ (سوچ) کہ جو کچھ مخفی ہوتا ہے وہ اس سے غائب ہوتا ہے۔"

② امام ابن مشرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا مَا خَلَوْتَ بِرِيْبَةٍ فِيْ ظُلْمَةٍ
وَالنَّفْسُ دَاعِيَةٌ إِلَى الطُّغْيَانِ
فَاسْتَحْيِ مِنْ نَظَرِ الْإِلٰهِ وَقُلْ
لَهَا إِنَّ الَّذِيْ خَلَقَ الظَّلَامَ يَرَانِيْ

[ ديوان ابن مشرف : ٢٦٢ ]

"جب تو تاریکی میں کسی گناہ کے قریب جائے اور نفس سرکشی پر ابھارنے لگے تو تو معبود کی نظر کا حیا کر اور نفس سے کہہ دے بے شک جس نے تاریکی پیدا کی ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔"

③ امام ابن حبان بستی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



أَلَا إِنَّمَا التَّقْوٰى هِيَ الْعِزُّ وَالْكَرَمُ
وَفَخْرُكَ بِالدُّنْيَا هُوَ الذُّلُّ والْعَدَمُ
وَلَيْسَ عَلٰى عَبْدٍ لَقِيٍّ نَقِيصَةٌ
إِذَا صَحَّ التَّقْوٰى وَإِنْ حَاكَ أَوْحَجَمَ

''خبردار! تقویٰ ہی عزت و شرف کا دوسرا نام ہے اور دنیا پر تیرا فخر ذلیل ہونے والا اور فانی ہے۔ اس لیے کہ کسی متقی بندے کا جب تقویٰ خالص ہو اور اس کا تقویٰ کسی کو کھٹکے تو یہ اس متقی میں عیب شمار نہیں ہوتا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# خود کو گناہوں سے پاک صاف مت کہو

اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ کو بخوبی جانتا ہے اور اس نے ہمیں اپنے نفس کی پاکیزگی خود بیان کرنے سے روک دیا ہے۔ یعنی ہم میں سے کوئی اپنی تعریف خود ہی نہ کرے کہ اپنے بھلائی کے کام اور اچھے کارناموں کی خود ہی تشہیر کرتا پھرے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تعریف نہ کرنے کے حکم کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اہل تقویٰ کو بذاتِ خود خوب جانتا ہے، فرمایا:

﴿فَلَا تُزَكُّوٓا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰٓ﴾ [ النجم : ٣٢ ]

''سو اپنی پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو، وہ زیادہ جاننے والا ہے کہ کون بچا (یعنی تقویٰ اختیار کیا)۔''

جس کا یہ عقیدہ بن گیا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے، تو وہ بندہ اللہ کے لیے جھک جائے گا اور اس کے لیے تواضع اختیار کرے گا اور ہر وقت خوف زدہ رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کہیں اس کے اعمال ضائع نہ کر دے، کیونکہ اپنے اعمال کو پسندیدہ نظروں سے دیکھنا اعمال کے لیے موجب ہلاکت ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس بندے کے پاس کس قدر تقویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے درگزر کرے گا، فرمایا:

﴿وَمَا يَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ﴾

[ آل عمران : ١١٥ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اور وہ جو نیکی بھی کریں اس میں ان کی بے قدری ہرگز نہیں کی جائے گی اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جاننے والا ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾ [التوبة : ٤٤]

''تجھ سے وہ لوگ اجازت نہیں مانگتے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اس سے کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جاننے والا ہے۔''

انسان کو دوسروں کی حد سے زیادہ تعریف بیان نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ اس طرح وہ چاپلوس بن سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ جس کا تزکیہ کر رہے ہوں یہ اس کی خود پسندی کو بڑھا دے اور وہ اپنی عاقبت خراب کر بیٹھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اور صبر

جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے، اعمال صالحہ کرے اور محرمات کو ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس کے اعمال ضائع نہیں کرے گا اور وہ لازماً استقامت کی نعمت سے سرفراز ہو جائے گا۔ کیونکہ جو لوگ صبر نہیں کرتے وہ عبادات کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر سکتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مقام کے علاوہ جہاں بھی تقویٰ کا ذکر فرمایا ہے ساتھ ہی صبر کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اپنے متقی اور صبر کرنے والے بندوں کی دشمنوں کے مقابلہ میں ضرور مدد کرتا ہے، فرمایا:

﴿بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ﴾ [ آل عمران : ١٢٥ ]

''کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو اور وہ اپنے اسی جوش میں تم پر آ پڑیں تو تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا، جو خاص نشان والے ہوں گے۔''

مزید فرمایا:

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [ آل عمران : ١٨٦ ]

”یقیناً تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں ضرور آزمائے جاؤ گے اور یقیناً تم ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، ضرور بہت سی ایذا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور متقی بنو تو بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَ مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴾

[ آل عمران : ١١٨ تا ١٢٠ ]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے سوا کسی کو دلی دوست نہ بناؤ، وہ تمھیں کسی طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے، وہ ہر ایسی چیز کو پسند کرتے ہیں جس سے تم مصیبت میں پڑو۔ ان کی شدید دشمنی تو ان کے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ زیادہ بڑا ہے۔ بے شک ہم نے تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم سمجھتے ہو۔ دیکھو!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تم وہ لوگ ہو کہ تم ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیوں کی پوریں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دے اپنے غصے میں مر جاؤ، بے شک اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے اور اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو تو ان کی خفیہ تدبیر تمھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ بے شک اللہ، وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے ان کے بھائیوں کا ذکر کیا، فرمایا:

﴿قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[ یوسف : ۹۰ ]

''انھوں نے کہا کیا یقیناً واقعی تو ہی یوسف ہے؟ کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، یقیناً اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو ڈرے اور صبر کرے تو بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اور صبر کے لحاظ سے لوگوں کی اقسام

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تقویٰ کے لحاظ سے لوگوں کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں:

① اہلِ تقویٰ وصبر وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور یہ دنیا و آخرت میں سعادت مند ہیں۔

② وہ لوگ جن کے پاس تقویٰ کا زیور تو ہوسکتا ہے لیکن صبر نہیں، جیسے وہ لوگ جو کبھی کبھار نماز پڑھتے ہیں اور محرمات کو بھی ترک کرتے ہیں، لیکن ان میں سے کسی پر اس کے مال، عزت، آبرو اور صحت کے متعلق کوئی آزمائش آ جائے، یا وہ اپنے دشمنوں سے ڈر جائے تو وہ صبر کا دامن چھوڑ کر آہ و بکا کرنے لگتا ہے۔

③ وہ لوگ جو متقی تو نہیں ہوتے لیکن کچھ نہ کچھ صبر کر لیتے ہیں، جیسے وہ فاسق و فاجر لوگ جو مصائب و آلام میں صبر کرتے ہیں، مثلاً چور، ڈاکو ان پر جو غصب شدہ اموال اور حرام کمائی کے لیے تکالیف آتی ہیں وہ ان پر صابر رہتے ہیں۔ وہ عاملین حکومت اور بیورکریسی کے لوگ جو چھوٹی اور بڑی رشوتیں لے کر اور خیانت کر کے مال حاصل کرتے ہیں پھر دورانِ تفتیش اس پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ قیادت اور افسری کے متلاشی لوگ جو مختلف قسم کے مالی و جانی نقصانات پر صبر کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو مختلف قسم کی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے جب محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں تو اس دوران انھیں جو اذیت والم سہنا پڑتا ہے اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صبر کرتے ہیں۔ یہ سب وہی لوگ ہیں جو زمین میں متکبرانہ طور پر فساد پھیلاتے ہیں اور مخلوق کے سامنے اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں، اسی طرح وہ شخص جو امراض و مصائب و آلام اور فقر و فاقہ پر صبر کرتا ہے، لیکن اس کا دامن تقویٰ سے خالی ہوتا ہے، بالخصوص جب اس کے پاس قدرت و طاقت ہوتی ہے۔

④ وہ بدترین قسم کے لوگ جن کے پاس نہ تو تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ آزمائش پر صبر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا﴾ [ المعارج : ١٩ تا ٢١ ]

"بلاشبہ انسان تھڑدلا بنایا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جانے والا ہے۔ اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو بہت روکنے والا ہے۔"

[ الزهد والورع والعبادة لا بن تيمية : ١٠٧ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عظیم جرم

سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس کی عزت و شہرت اسے گناہ میں جکڑے رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ [البقرہ: ٢٠٦]

''اور جب اس سے کہا جاتا ہے اللہ سے ڈر تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے، سو اسے جہنم ہی کافی ہے اور یقیناً وہ برا ٹھکانا ہے۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ باغی، سرکش اور جابر ہیں، اس لیے کہ جب ان میں سے کسی سے کہا جائے ''اللہ کا خوف کر'' تو وہ بھڑک اٹھتا ہے اور سرکشی و بغاوت پر اتر آتا ہے۔ اس کے منہ سے جھاگ اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے اور اکثر اوقات مخاطب کو نہ صرف اذیت دیتا ہے بلکہ اس کی عزت و آبرو کے درپے ہو جاتا ہے اور بس چلے تو اسے قتل بھی کر ڈالتا ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مخاطب کر کے تقویٰ کا حکم دیتے ہیں، فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ﴾ [الأحزاب: ١]

''اے نبی! اللہ سے ڈر۔''

تقویٰ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی وہ نصیحت ہے جو اس نے پہلے اور بعد والی تمام امتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی ہے اور مومن یہ جملہ سنتا ہے: ''اللہ سے ڈر'' تو فوراً وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے اس کا دل خوفِ الٰہی سے کانپ اٹھتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے گناہوں اور معصیت کی دلدل میں پھسل کر دھنس چکا ہو، لیکن جوں ہی وہ اللہ سے ڈرنے کی بات سنتا ہے تو فوراً کانپ اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہے اور رب کی رحمت سے پر امید ہو جاتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# اعمال کی بنیاد

تمام اعمال کی اساس و بنیاد تقویٰ پر ہونے کی اہمیت وفضیلت سے کوئی ناواقف نہیں، انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال وکردار کی بنیاد تقویٰ پر استوار کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں عہد نبوی کے ان لوگوں کی مذمت کی جنھوں نے مسجد قباء کے قریب مسجد ضرار بنائی۔ ان کا اس مسجد کی تعمیر کا مقصد رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کے خلاف سازشیں کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس مسجد کا افتتاح کرنے اور اس میں نماز ادا کرنے سے روک دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ کو اس کے بنانے والوں نے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا اور ان کی خفیہ منصوبہ بندیوں کا پردہ چاک کر دیا، اور ان کی خباثتوں کے متعلق قرآن کی ایسی آیات نازل کر دیں جن کی تلاوت رہتی دنیا تک ہوتی رہے گی اور اہل ایمان ان منافقوں کے اعمال اور سازشوں سے خبردار ہوتے رہیں گے اور اپنا بچاؤ کرتے رہیں گے۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی جس کی اساس تقویٰ پر ہے اور آپ ﷺ نے وہ مسجد اللہ کی عبادت کے لیے تعمیر کروائی تھی۔ اس کے پاس ایسے لوگ رہتے تھے جو طہارت پسند تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ [ التوبة : ۱۰۷ تا ۱۱۰ ]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ایک مسجد بنائی نقصان پہنچانے اور کفر کرنے (کے لیے) اور ایمان والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے (کے لیے) اور ایسے لوگوں کے لیے گھات کی جگہ بنانے کے لیے جنھوں نے اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور یقیناً وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا ارادہ نہیں کیا اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی زیادہ حق دار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ بہت پاک رہیں اور اللہ بہت پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ تو کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی، بہتر ہے، یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کھوکھلے تودے کے کنارے پر رکھی، جو گرنے والا تھا؟ پس وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں گر گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان کی عمارت جو انھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے بنائی، ہمیشہ ان کے دلوں میں بے چینی کا باعث بنی رہے گی، مگر اس صورت میں کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''ان آیات کا سبب نزول ابو عامر الراہب الخزرجی کا قصہ ہے جو جاہلیت میں نصرانیت کا دعوے دار تھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے ابھی مدینہ نہیں پہنچے تھے۔ ابو عامر نے نصاریٰ کے علوم حاصل کیے اور یہ زمانۂ جاہلیت میں اپنی عبادت کی وجہ سے مشہور تھا۔ آپ ﷺ جب مدینہ منورہ پہنچے اور آپ نے حکمت و دانائی سے اسلام کا جھنڈا بلند کیا اور مسلمان آپ کے پاس اکٹھے ہونے لگے، نیز اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بدر میں فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا تو ابو عامر ملعون شر پھیلانے لگا۔ اس نے اعلانیہ آپ ﷺ سے عداوت کا اظہار کر دیا اور فرار ہو کر قریش مکہ کے پاس چلا گیا۔ وہاں جا کر اس نے انھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ پر اکسایا۔ اس کی باتوں سے متاثر ہو کر عرب کے متعدد قبائل قریش مکہ کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے اور پھر وہ احد والے سال مدینہ منورہ کو تباہ و برباد کرنے آ گئے۔ اس غزوہ میں مسلمانوں پر جو آزمائش آئی سو آئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس آزمائش میں سرخرو کیا اور فتح و کامرانی سے نوازا۔

ابو عامر خبیث و فاسق نے میدان احد میں متعدد گڑھے کھود رکھے تھے، جو مومنوں اور کفار مکہ کی صفوں کے درمیان تھے، ان میں سے ایک گڑھے میں رسول اللہ ﷺ اچانک گر پڑے جس کی وجہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک شہید ہو گئے، جو آپ کے نچلے جبڑے کے دائیں طرف تھے۔ آپ کا چہرہ خون آلود ہو گیا اور آپ کے سر مبارک پر بھی گہرا زخم آیا۔ ابتدائی مبارزہ آرائی کے دوران ابو عامر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آیا اور انھیں مخاطب کرتے ہوئے قریش کی مدد پر اکسانے لگا، لیکن جب خزرج کے نصاریٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کو اس کی باتوں کی حقیقت سمجھ آئی تو انھوں نے بیک زبان بلند آواز سے کہا: اے فاسق! تیری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب نہ ہو۔

اللہ کے اس دشمن کی انھوں نے خوب حوصلہ شکنی کی اور اسے برا بھلا کہا، تو وہ ناکام و نامراد واپس چلا گیا اور کہنے لگا: میری قوم والے میرے بعد گمراہ ہوگئے۔ اس کے فرار سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس پر قرآن پڑھا، لیکن اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا اور سرکشی پر اتر آیا۔ چنانچہ آپ نے اسے دور کسی مقام پر تنہا مرنے کی بد دعا دی جو کے پوری ہوئی۔

اس کی وضاحت یوں ہے کہ جب لوگ غزوۂ احد سے فارغ ہوئے اور ابو عامر نے رسول اللہ ﷺ کی فتح و نصرت اور کفار مکہ کی ہزیمت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو یہ ہرقل روم کے پاس چلا گیا اور اس سے نبی ﷺ کے خلاف مدد طلب کی۔ اس نے اس کی بات بظاہر مان لی اور اس کی مدد کا وعدہ کر لیا۔ ابو عامر ایک مدت تک اس کے پاس قیام پذیر رہا اور وہاں سے اس نے اپنے قبیلۂ خزرج کے ان لوگوں کی طرح خط لکھا جو اسی کی طرح کے تھے۔ وہاں انھیں جھوٹے وعدے اور جھوٹی آرزوئیں دلا رہا تھا کہ عنقریب وہ ایک لشکر ایسا جرار لائے گا جو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ پھر محمد (ﷺ) کے ساتھ ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی جس میں اس کا لشکر اسے مغلوب کر دے گا۔ اس نے اپنی قوم کے منافقوں کو حکم دیا کہ وہ ہماری آمد و استقبال کے لیے ایک مضبوط قلعہ تعمیر کریں جس میں ہم اور ہمارے ساتھ آنے والے جنگجو قیام کریں گے اور وہ قلعہ مسلمانوں کے خلاف ہمارے لیے گھات کا کام دے گا۔ پھر مستقبل میں بھی وہ ہمارے لیے ایک مستقبل قیام گاہ کے طور پر استعمال ہوگا۔ اس پس منظر میں انھوں نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو مسجد قباء کے قریب تھی۔ انھوں نے اسے نہایت پختگی اور عمدگی کے ساتھ مکمل کیا اور نبی ﷺ کے تبوک کی طرف روانہ ہونے سے قبل ہی وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے پاس آئے اور آپ کو اس مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی دعوت دی، تاکہ وہ اپنی بنائی ہوئی مسجد کی طرف لوگوں کو راغب کرنے کے لیے آپ ﷺ کی طرف سے نماز کی ادائیگی اور آپ کی اس مسجد کے ساتھ رضا مندی کو لوگوں کے سامنے بطور حجت پیش کر سکیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عذر پیش کرنے لگے کہ انھوں نے یہ مسجد کمزوروں اور سرد راتوں میں مریضوں کے لیے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بچا لیا، وہ اس طرح کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سفر کا ارادہ کر چکے ہیں، جب ہم لوٹ کر آئیں گے تو ان شاء اللہ ہم نماز ادا کریں گے۔ جب آپ ﷺ نے تبوک سے مدینہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا اور مدینہ پہنچنے میں صرف ایک دن اس سے بھی کم سفر رہ گیا تو آپ پر مسجد ضرار کی حقیقت اور اس میں نماز نہ پڑھنے کی وحی نازل ہوئی اور صاف صاف بتلا دیا گیا کہ مسجد ضرار سے کافروں کے کیا کیا خفیہ مقاصد ہیں اور یہ کہ وہ چاہتے ہیں اہل ایمان جو مسجد قباء میں نماز پڑھتے ہیں وہ تقسیم ہو جائیں۔

آپ ﷺ نے مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی اپنے دو جاں نثار صحابہ مالک بن دخشم جو بنوسالم بن عوف سے تھے اور معن بن عدی یا ان کے بھائی عامر بن عدی رضی اللہ عنہم کو مسجد ضرار گرانے کے لیے بھیج دیا۔

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دونوں ظالموں کی بنائی ہوئی مسجد کی طرف جاؤ اور اسے منہدم کرتے ہوئے جلا کر راکھ کر دو۔ وہ فوراً وہاں سے روانہ ہوئے اور بنو سالم بن عوف کے پاس پہنچ گئے جو مالک بن دخشم کا قبیلہ تھا۔ چنانچہ مالک نے اپنے ساتھی معن سے کہا کہ تو میرا انتظار کر، تاکہ میں اپنے گھر والوں سے تیرے لیے آگ لے آؤں۔ وہ اپنے گھر گیا، کھجور کی ٹہنی لی اور اس میں شعلہ بھڑکایا، پھر دونوں دوڑتے ہوئے آئے اور مسجد ضرار کے اندر داخل ہو گئے جبکہ اسے بنانے والے بھی اندر موجود تھے۔ چنانچہ دونوں فدائیوں نے مسجد کو منہدم کر کے اسے جلا ڈالا، اور جو لوگ اندر تھے وہاں سے نکل گئے۔ تب ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا......﴾ [ التوبة : ١٠٧ ]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ایک مسجد بنائی نقصان پہنچانے (کے لیے)۔''

اس سازش کا مرکزی کردار فاسق ابو عامر کے پاس تھا جسے ''الراہب'' کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے رسول کو منع کر دیا گیا کہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھیں اور اس کے ساتھ ساری امت سے خطاب کیا گیا کہ وہ بھی اس میں نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی قیام کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی، یہ وہ مسجد ہے جو مسجد ضرار کے برعکس پہلے دن سے ہی تقویٰ کی بنیاد پر قائم کی گئی۔ یہاں تقویٰ سے مراد اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور مسجد قباء مومنین کے اتحاد کی علامت اور ان کے لیے مضبوط ایمانی قلعہ اور جائے پناہ ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا:

﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ﴾
[ التوبة : ١٠٨ ]

''یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی زیادہ حق دار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔''

آیات کا سیاق بھی مسجد قباء کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اسی لیے صحیح حدیث میں یہ الفاظ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ » [ ترمذي : ٣٢٤۔ ابن ماجه : ١٤١١ ]

''مسجد قباء میں ایک نماز پڑھنے سے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اس طرح بخاری کی روایت میں ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ رَاكِبًا وَمَاشِيًا »

[ بخاري : ١١٩٤۔ مسلم : ١٣٩٩ ]

''نبی ﷺ مسجد قباء سوار ہو کر اور پیدل تشریف لاتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عبادت میں غلو تقویٰ نہیں

کچھ لوگ عبادت کرتے وقت غلو سے کام لیتے ہیں اور ان کے گمان کے مطابق یہی تقویٰ ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین افراد آپ ﷺ کی بیویوں کے گھروں کے پاس آئے، تاکہ آپ کی عبادت کے متعلق معلومات حاصل کرسکیں جب انھیں خبر دی گئی تو انھوں نے اپنی عبادات کو کم پایا اور کہا: ہم آپ (ﷺ) کی نسبت کہاں ہیں؟ حالانکہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔ تب ایک نے کہا کہ میں ساری زندگی رات کا قیام کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ساری عمر روزے کا اہتمام کروں گا اور کبھی ترک نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باتیں سنیں اور فرمایا: ''کیا تم لوگوں نے یہ یہ باتیں کیں؟ اللہ کی قسم! بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس کے لیے متقی ہوں، لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادیاں بھی کرتا ہوں۔ پس جو کوئی میری سنت سے دور جائے گا وہ مجھ سے نہیں۔'' [ بخاري : ٥٠٦٣ ]

رسول اللہ ﷺ نہ تو ساری رات قیام کرتے تھے اور نہ ہی ماہ رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ دو تہائی رات سے کم کا قیام کرتے، کبھی آدھی رات تک قیام کرتے اور کبھی ایک تہائی رات کے برابر قیام کرتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ﴾ [المزمل : ۲۰]

''بلاشبہ تیرا رب جانتا ہے کہ تو رات کے دو تہائی کے قریب اور اس کا نصف اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتا ہے اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔''

آپ ﷺ ہر مہینے چند روزے رکھتے اور عورتوں سے شادی بھی کرتے۔ آپ نے امت کو بتایا کہ جس طریقے پر میں ہوں وہی میری سنت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ [ المائدة : ٢ ]

''اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔''

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کرنا امت مسلمہ کا امتیاز ہے۔ آیت ''البر'' کی رو سے جہاں عقیدہ ''البر'' میں شامل ہے وہاں اللہ کی محبت کے لیے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، گداگروں اور گردنیں آزاد کرانے کے لیے اموال خرچ کرنا بھی ''البر'' میں شامل ہے۔

نیز اس آیت کی رو سے اقامتِ نماز، ادائیگی زکوۃ، ایفائے عہد، بھوک، تنگی اور جنگ کے دوران صبر کرنا بھی عقیدہ میں شامل ہے، فرمایا:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴾ [ البقرة : ١٧٧ ]

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال دے اس کی محبت کے باوجود قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں جب عہد کریں اور خصوصاً جو تنگی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کہا اور یہی بچنے والے ہیں۔''

آیت میں مذکور اعمال تمام دین کو شامل ہیں اور وہ سب کے سب اس قابل ہیں کہ مسلمان ان اعمال میں باہمی تعاون کریں۔ جو لوگ آپس میں اللہ اور فرشتوں پر، آسمانی کتابوں اور انبیاء پر ایمان لاتے ہوئے ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں یہی نیکی و تقویٰ میں حقیقی تعاون کرنے والے ہیں۔ اسی طرح معاشی، معاشرتی اور سماجی مشکلات کا حل لوگوں کے شکوک وشبہات کو علمی طریقے سے زائل کرنا بھی اس نیکی وتقویٰ میں داخل ہے، نیز ان عناوین پر کتب و رسائل تحریر کرنا بھی نیکی اور تقویٰ میں داخل ہے۔ نیکی وتقویٰ کے اعمال میں محتاج اور مصیبت زدہ کی حاجات اور مصائب کا ازالہ بھی داخل ہے۔ اسی طرح جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اموال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے، جیسے یتیم، مسکین، مسافر اور سوال کرنے والے پر اور گردنیں آزاد کرانا وغیرہ، ان امور میں اموال خرچ کرنا بھی نیکی وتقویٰ میں داخل ہے۔

لوگوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دینا اور نماز کی ادائیگی کا صحیح طریقہ سکھانا، ادائے زکوٰۃ کے مسائل بتانا، ایفائے عہد اور آپ کا انھیں اس کی فضیلت و اہمیت سے روشناس کرانا یہ سب نیکی وتقویٰ سے ہے۔ اسی طرح مصیبت، تنگی اور میدان جنگ میں صبر کی تلقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی نیکی وتقویٰ کا زینہ ہے۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی تقویٰ کی علامت ہے۔ پوری امت اسلامیہ کو جہاد کی دعوت دینا، غنی و مال دار مسلمانوں کو مجاہدین پر اموال خرچ کرنے کی دعوت دینا تا کہ وہ اسلحہ، سواری، کھانا اور دیگر ضرورت کی اشیاء خرید لیں۔ نیز مجاہدین کے خاندان پر خرچ کرنا اور کرانا یہ سب تقویٰ کے مظاہر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ دنیوی و اُخروی بھلائیوں کا مجموعہ

علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ نے تقویٰ کے دنیوی و اخروی بھلائیوں کا مجموعہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ بندے کی بھلائی اور اس کی بہتری کو سب سے زیادہ جاننے والا نہیں؟ بلا شبہ اگر کائنات میں کوئی ایسی خصلت ہوتی جو بندے کے لیے زیادہ نفع اور بھلائیوں کا سب سے بڑا مجموعہ، سب سے زیادہ اجر دلانے والی، عبودیت میں سب سے جلیل، قدر و منزلت میں سب سے عظیم اور افضل، مقصد میں زیادہ کامیابی عطا کرنے والی اور تقویٰ سے مذکورہ بالا صفات کے لحاظ سے بڑی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس خصلت کے اختیار کرنے کا ضرور حکم فرماتے اور اپنے خاص بندوں پر اپنا یہ راز ضرور آشکار فرماتے، کیونکہ یہی اس کی کامل حکمت و رحمت کا تقاضا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہر عام و خاص کو دیا تو ہمیں یقین ہے کہ یہی وہ صفت ہے جس سے ہرگز تجاوز نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ عزوجل نے اس میں ہر قسم کی خیر خواہی، ہدایت، تعلیم، تہذیب اور ادب و تربیت جمع کر دیا ہے۔

تقویٰ دنیوی و اخروی بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔ جس نے تقویٰ اختیار کرلیا گویا اس نے نورِ ہدایت کو دیکھ لیا اور ہدایت پالی۔

شاعر نے کتنی خوبصورت بات کہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



من عرف اللّٰه فلم تغنه
معرفة اللّٰه فذاك الشقی
ما یصنع العبد یعزّ الغنی
والعزّ کل العزّ للمتقّی

’’جس نے اللہ کی معرفت حاصل کی لیکن اس معرفت سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوا تو یہ شخص بد بخت ہے۔ بندہ دولت مندی سے عزت حاصل کر کے کیا کرے گا کیونکہ عزت تو وہی ہے جو متقی کو حاصل ہوتی ہے۔‘‘

[ بصائر ذوی التمیز : ٥/٢٦١ ]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کے فوائد

تقویٰ سے سینے کشادہ ہوتے ہیں اور نفوس سے گناہ کے اثرات مٹتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نیکی اور تقویٰ سے نفس کو خوشی اور سینے کو فراخی حاصل ہوتی ہے۔ پہلے کی نسبت انسان اپنے نفس میں وسعت اور انبساط محسوس کرتا ہے، کیونکہ جب انسان نیکی، تقویٰ اور احسان کی بدولت سخاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اور اس کے برعکس فجور اور بخل نفس کو کچل دیتے ہیں جو اسے زخمی اور ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنھوں نے لوہے کے دو جبے پہنے ہوئے ہوں اور ان دونوں کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ جکڑے ہوئے ہوں۔ سخی جونہی صدقے کا ارادہ کرتا ہے اس کا جبہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کے پورے چھپ جاتے ہیں اور اس کے پاؤں کے نشانات مٹ جاتے ہیں (یعنی وہ جبہ لمبا اور کشادہ ہو جاتا ہے) لیکن بخیل جب صدقہ کرنے کا تصور کرتا ہے تو اس کا جبہ مزید تنگ ہو جاتا ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ رک جاتا ہے۔ راویٔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے تم دیکھو کہ وہ اس زرہ میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

[ بخاری: ۵۷۹۷۔ مسلم: ۱۰۲۱ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بخیل انسان فسق و فجور سے اپنی روح کو بدن میں اس طرح تہ بہ تہ لپیٹ لیتا ہے کہ موت کے وقت اس کے بدن سے روح کو اس طرح کھینچا جاتا ہے جیسے گیلی اون سے کانٹے کھینچے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس متقی و پرہیز گار کا صاف ستھرا نفس جسے اس کے مالک نے خوب پاک صاف کیا وہ بلندی پر چلا جاتا ہے اور شرف حاصل کر لیتا ہے۔ موت کے وقت روح اس کے بدن سے اس طرح نکلتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی یا گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# متقین سے اللہ کی محبت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾

[ آل عمران : ٧٦ ]

''کیوں نہیں! جو شخص اپنا عہد پورا کرے اور ڈرے تو یقیناً اللہ ڈرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مشرکین کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے ان کی مدت مقررہ تک پورے کرنے کا حکم دیا اور اسے تقویٰ کی علامت قرار دیا اور پھر فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ [ التوبة : ٤ ]

''بے شک اللہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔''

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

« إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ » [ مسلم : ٢٩٦٥ ]

''بے شک اللہ تعالیٰ متقی، سخی اور گمنام بندے سے محبت کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# قبولیتِ اعمال کا سبب

اللہ تعالیٰ متقین کے اعمال قبول کرتا ہے، جیسا کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [ المائدة : ٢٧ ]

”اور ان پر آدم کے دو بیٹوں کی خبر کی تلاوت حق کے ساتھ کر، جب ان دونوں نے کچھ قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے ضرور ہی قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔“

بلاشبہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول نہیں کرتا، جن کے دلوں میں تقویٰ نہیں ہوتا۔ مگر وہ متقین کی قربانیاں اور نذریں ضرور قبول کرتا ہے، اگرچہ وہ تھوڑی سی ہی ہوں۔ منافقین ان صحابہ کرام کو دیکھ کر جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بہت کم مال پاتے تھے مذاق کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے ان مذاق کرنے والے منافقین کو ڈرایا اور انھیں چیلنج کیا ہے۔ ان اہل ایمان کی تعریف کی جو تھوڑے سے مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تقرب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [ التوبة : ٧٩ ]

''وہ لوگ جو صدقات میں خوش دلی سے حصہ لینے والے مومنوں پر طعن کرتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے، سو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ نے ان سے مذاق کیا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

''اَلْمُطَّوِّعِيْنَ'' باب تفعل سے اسم فاعل ہے جو اصل میں ''مُتَطَوِّعِيْنَ'' تھا۔ جو لوگ فرض زکوٰۃ کے علاوہ مزید مال خوشی سے خرچ کرتے ہیں جھد کا معنی محنت و مشقت ہے، یعنی وہ لوگ جو مال دار نہیں مگر محنت مشقت کر کے کمایا ہوا تھوڑا مال بھی خرچ کرتے ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب نبی ﷺ نے چندے کی اپیل کی تو بڑے بڑے مال دار منافقین ہاتھ سکیڑ کر بیٹھ رہے، لیکن مخلص اہل ایمان چندہ لانے لگے تو یہ ان پر باتیں چھانٹنے لگے، جب کوئی شخص زیادہ چندہ لاتا تو یہ اسے ریا کار کہتے اور جب کوئی تھوڑا مال یا غلہ لا کر پیش کرتا تو یہ کہتے کہ بھلا اللہ کو اس کی کا ہی ضرورت ہے؟ دونوں صورتوں میں مذاق اڑاتے اور ٹھٹھا کرتے۔ یہ وہ موقع تھا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے آئے اس خیال سے کہ اگر بڑھ سکا تو آج ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو گھر کا سارا مال لے آئے تھے۔ [ ترمذي، المناقب، باب رجائوه أن أبوبكر...... : ٣٦٧٥، و قال حسن صحيح و حسنه الألباني ]

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابوعقیل (مزدوری کر کے) آدھا صاع (ایک کلو غلہ) لائے اور ایک اور صاحب زیادہ مال لائے، تو منافق کہنے لگے، اس (نصف صاع) کی اللہ کو کیا ضرورت تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لیے دیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ﴾

[ بخاري، التفسير باب قوله ﴿الذين يلمزون المطوعين﴾ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہلِ سنت، خوارج اور معتزلہ کا اختلاف

اہل سنت کا یہ موقف ہے کہ مومن جب اپنے اس عمل میں متقی ہو جس کے ذریعے سے وہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر رہا ہے، تو اس کا وہ عمل مقبول ہوگا، اگرچہ اپنے دوسرے اعمال میں گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، مثلاً زانی، شرابی، چور اور قطع تعلقی کرنے والا وغیرہ۔

اس رائے سے خوارج نے اختلاف کیا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہوتا ہے بشرطیکہ وہ توبہ کرے۔ اس لیے زانی کی نماز، روزے اور زکوۃ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔

جبکہ معتزلہ کبیرہ گناہ کے مرتکب پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ دو منزلوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی کفر و ایمان کے (ایمان میں رہا نہیں اور کفر میں داخل نہیں ہوا) اہل سنت کے عقیدے کے مطابق عمل صالح متقین سے تب قبول ہوگا جب اس میں دو شرطیں پوری ہوں گی:

① وہ عمل شریعت سے ثابت ہو، کیوں کہ اگر وہ عمل جس کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جا رہا ہے شریعت سے ثابت نہیں تو وہ غیر مقبول ہے۔ مثال کے طور پر فرض نمازیں اور ان کے ساتھ سنتیں، رات کا قیام، رمضان کے روزے، یوم عرفات اور یومِ عاشورہ کا روزہ، سوموار اور جمعرات کا روزہ وغیرہ، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہیں اور غیر مشروع اعمال جیسے خود ساختہ عبادتیں اور ان اوقات میں عبادت جن میں عبادت کرنے سے روکا گیا ہے، جیسے طلوع وغروب یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



زوالِ کے اوقات میں نماز پڑھنا، عید کے دن روزہ رکھنا وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » [ بخاري : ٦٠ ]

''ہر وہ عمل جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے۔''

جس عمل کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مقصود ہو وہ خالصتاً اللہ کے لیے ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے اور نہ ہی بندہ اپنی عبادت میں ریا کاری کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ [ الكهف : ١١٠ ]

''پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾ [ النساء : ١٢٤ ]

''اور جو شخص نیک کاموں میں سے ( کوئی کام ) کرے، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور کی گٹھلی کے نقطے کے برابر ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ [ بني إسرائيل : ١٩ ]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، جو اس کے لائق کوشش ہے، جب کہ وہ مومن ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش ہمیشہ سے قدر کی ہوئی ہے۔“

درج بالا آیات میں اعمال صالحہ کی قبولیت کی ایک شرط ایمان بیان ہوئی ہے۔ معلوم ہوا کہ کافر کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ فضیل بن عیاض سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ [ هود : ۷ ] (تا کہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے) پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا:

”اَحْسَنُ“ سے مراد خالص اور درست عمل ہے، پوچھا گیا کہ اے ابو علی! یہ خالص اور صحیح عمل سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا کہ جب عمل خالص تو ہو لیکن درست (سنت کے موافق) نہ ہو تو وہ قبول نہیں ہوتا اور جب سنت کے مطابق درست تو ہو لیکن نیتاً خالص نہ ہو تو وہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ عمل وہی قبول ہوتا ہے جو خالص بھی ہو اور درست بھی ہو۔

خالص سے مراد وہ عمل ہے جو صرف اللہ کے لیے ہو اور ٹھیک سے مراد وہ عمل ہے جو سنت کے مطابق ہو اور سنت کے مطابق ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔ ایسے عمل کو ہی مشروع کہا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [ المائدة : ۲۷ ]

”بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔“

کے متعلق فرماتے ہیں: ”اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے عمل میں اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کا عمل صالح خالصتاً بوجہ اللہ ہو جائے اور یہ کہ وہ سنت کے موافق ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ [ الكهف : ١١٠ ]

”پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرماتے تھے: ”اے اللہ! میرے سارے اعمال کو صالح اور اپنی ذات کے لیے خالص بنا دے اور کسی اور کے لیے تو اس میں سے کچھ نہ بنا۔ [ فتاوى ابن تيمية الكبرى : ٣١١/٤ ]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جو حرام اعمال پر مصر ہے، لیکن پانچ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ پڑھتا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر روز سو بار درود بھیجتا ہے اور ہر روز، سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ سو بار کہتا ہے، تو کیا وہ اپنی نمازوں اور کثرتِ استغفار کے باوجود کافر کہلائے گا ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ [ الزلزال : ٧، ٨ ]

”تو جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔“

جو کوئی مومن ہو اور اللہ کی رضا کے لیے اعمالِ صالحہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر یقیناً ظلم نہیں کرے گا، بلکہ اسے اس کے اعمال کا ثواب دے گا۔ ہاں! البتہ جہاں تک حرام کاموں کا تعلق ہے تو وہ اس کی وجہ سے سزا کا مستحق بنتا ہے، تاہم اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی امید کی جا سکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [ التوبة : ١٠٢ ]

’’اور کچھ دوسرے ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا، انھوں نے کچھ عمل نیک اور کچھ دوسرے برے ملا دیے، قریب ہے کہ اللہ ان پر پھر مہربان ہو جائے۔ یقیناً اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔‘‘

لٰہذا اگر وہ بغیر توبہ کے مر گیا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ اس کی نیکیوں اور گناہوں کی مقدار سے بخوبی واقف ہے۔ اس کے لیے جنتی یا جہنمی ہونے کی گواہی نہیں دی جائے گی۔

تاہم خوارج اور معتزلہ مذکورہ بالا عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے خلاف رائے رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو بھی گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے اس کے سارے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لیکن اہل سنت والجماعت اس طرح اعمال کے ضیاع کے قائل نہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے ساتھ ان کی نیکیاں اور گناہ ہوں گے اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اللہ کی دوستی اور نصرت کے حصول کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کا دوست ہے اور ان کی نصرت و تائید اور دفاع کرتا ہے۔ اللہ کے دوستوں پر اس دنیا میں کوئی ڈر نہیں اور نہ ہی وہ آخرت میں غمگین ہوں گے، فرمایا:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾ [ یونس : ٦٢ ، ٦٣ ]

”سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔“

اہل ایمان کے ساتھ اللہ کی دوستی کی وجہ یہ ہے کہ جب ظالم ظلم میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو مقابلہ میں اللہ مومنین کی مدد کرتا ہے، فرمایا:

﴿ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴾

[ الجاثية : ١٩ ]

”اور یقیناً ظالم لوگ، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور اللہ متقی لوگوں کا دوست ہے۔“

نیز متقین کے لیے اللہ کے علاوہ کوئی ولی اور شفیع بھی نہیں ہے، فرمایا:

﴿ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾

[ الانعام : ٥١ ]

”ان کے لیے اس کے سوا نہ کوئی مدد گار ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، تاکہ وہ بچ جائیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اور اہل ایمان کی کرامات

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اس کے اولیاء پر نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔ اولیاء اللہ سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو دنیا میں تقویٰ سے بھرپور زندگی گزارتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴾ [ یونس : ٦٢، ٦٣ ]

''سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی وجہ تکلیف پسند نہیں کرتا اور اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے۔'' [ بخاري : ٦٥٠٢ ]

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے مقرب اولیاء کی دو اقسام بیان کی ہیں:

اول: وہ فرائض کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔

دوم: وہ نوافل کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے۔

لہٰذا معلوم ہونا چاہیے کہ جو عبادات نہ واجب ہوں اور نہ مستحب اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول نے اس کا حکم دیا ہو اور نہ ہی آپ ﷺ نے اس پر عمل کیا ہو تو ایسی عبادات سے ہمیں بچنا چاہیے۔ کیوں کہ ایسی عبادات بدعت اور گمراہی کا سبب بنتی ہیں۔

مثال کے طور پر ستاروں کے ذریعے سے شرک، ان کی مختلف طریقوں سے عبادت کرنا، مسیح علیہ السلام، عزیر علیہ السلام اور اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی عبادت کرنا، زندہ اور مردہ شیوخ کی عبادت، بتوں کی عبادت مردوں کی ارواح کے ذریعے سے غیبی امور کے متعلق باتیں کرنا سب شیطانی امور ہیں۔ ان سب امور کی قرآن مجید میں تکذیب کی گئی ہے، فرمایا:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾

[ الشعراء : ٢٢١، ٢٢٢ ]

''کیا میں تمھیں بتاؤں شیاطین کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر زبردست جھوٹے، سخت گناہ گار پر اترتے ہیں۔''

جہاں تک اولیاء اللہ کی کرامات ہیں تو ان میں ایمان اور تقویٰ کے دلائل ہوتے ہیں اور ان کا سبب اللہ تعالیٰ کے واجب اور مستحب احکامات کی اتباع ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اپنے نبی علیہ السلام کی سنتوں کی اقتدا کرتے ہیں، لہٰذا وہ صرف مسلمانوں کی حاجت مندی کے وقت ہی خوارق (معجزات و کرامات) کا اظہار کرتے ہیں، یا دین کی حجت، برہان اور دلیل کے طور پر، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں معجزات کا ظہور دین کی دلیل کے طور پر ہوتا تھا، یا جب مسلمانوں کو ضرورت ہوتی، جیسے بوقت ضرورت کھانے پینے میں کثرت کا ہو جانا۔

وہ احوال جن میں شرک و بدعت کی گونج نمایاں ہو وہ سب شیطانی اعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے جب ایسے لوگوں کے قریب آیت الکرسی کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کی باطل کرامات غائب ہو جاتی ہیں، کیونکہ آیت الکرسی شیطان کو بھاگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# متقین کا مقام

اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو پیدا کیا اور ان کی قومیں، قبیلے اور برادریاں بنائیں، تاکہ وہ ایک دوسرے کی معرفت حاصل کریں اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچائیں، نہ کہ وہ ایک دوسرے سے قتال کریں یا آپس میں تنازع کریں اور اس کے ساتھ ہی یہ صراحت کر دی کہ اس کے ہاں معزز اور فضیلت والا وہی ہے جو سب سے بڑا متقی ہے، فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ [ الحجرات : ١٣ ]

”اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معزز ترین شخص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَتْقَىٰ هُمْ » [ بخاري : ٣٣٥٣ ]

”ان سب سے زیادہ متقی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ متقی تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ)) [ مسلم : ٢٧٢١ ]

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ اور عفت وغنا کا سوال کرتا ہوں۔''

چنانچہ اللہ عزوجل نے خبر دے دی ہے کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انھیں متقین کا امام بنا دے، فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [ الفرقان : ٧٤ ]

''اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى » [ بخاري : ٥٠٦٣ـ مسلم : ١١٠٨ ]

''اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے لیے خشیت رکھنے والا اور تم سب سے زیادہ اس کے لیے تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دنیا و آخرت میں متقین کو اللہ تعالیٰ کی بشارت

اللہ تعالیٰ متقین کو دنیوی و اخروی زندگی میں بشارت دیتا ہے کہ انھیں کسی قسم کا کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا، فرمایا:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾ [ یونس : ٦٢، ٦٣ ]

''سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔''

فرشتے جب اس مومن کی روح نکالنے کے لیے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اسے مغفرت اور جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ مومن بندے سے کہتے ہیں کہ تو نہ ڈر اور نہ غم کر، جس جنت کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا اس کی بشارت قبول کر۔

اب تیرے لیے انعامات ہیں جو تو چاہے گا اور جس سے تیری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے گی وہ تجھے ملے گا۔ یہ تیرے رب کی طرف سے تیری مہمان نوازی ہے، فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴾

[ حٰمٓ السجدۃ : ٣٠ تا ٣٢ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمھارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تمھارے دل چاہیں گے اور تمھارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔ یہ بے حد بخشنے والے،نہایت مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔‘‘

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک جب مومن کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے تو سفید لباس اور سفید چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پاک روح! تو نکل آ، اللہ کی طرف سے بخشش اور رضا مندی کی طرف، جبکہ تیرا رب غصے میں نہیں ہے۔ پس مومن کی روح اس طرح نکلتی ہے جس طرح مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہتا ہے۔[ مسند أحمد : ٤/ ٢٨٨، ح: ١٨٥٣٤ ]

روز قیامت فرشتے اہل تقویٰ سے ملاقاتیں کریں گے اور انھیں بشارتیں دیتے ہوئے اطمینان دلائیں گے، فرمایا:

﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ [ الأنبياء : ١٠٣ ]

’’انھیں سب سے بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی اور انھیں ( آگے سے لینے کے لیے فرشتے آئیں گے۔ یہ ہے تمھارا وہ دن جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ اختیار کرنے کا دنیا میں انعام

## پہلا انعام:

جب ہم تقویٰ اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے لیے فرقان یعنی ایک ایسی قوت بنا دے گا جس کے ذریعے سے ہم خیر و شر، حق و باطل و ہدایت اور ضلالت کے درمیان فرق کر سکیں گے، فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾ [ الأنفال : ٢٩ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لیے (حق و باطل میں) فرق کرنے کی بڑی قوت بنا دے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

اس فرقان کے ذریعے سے بندہ صاحب بصیرت بن جاتا ہے، اپنے اردگرد کی چیزوں کی پہچان کر لیتا ہے، اپنی مراد و مقصود کی طرف راستہ بنا لیتا ہے اور ہدایت کے راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے، جبکہ تقویٰ سے محروم شخص خیر اور درستی کے راستہ کی پہچان نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے لیے تحقیق اور چھان بین کر سکتا ہے۔

## دوسرا انعام:

اللہ تعالیٰ متقین کو ہر تنگی سے نکال کر ان کے لیے کشادگی کا حصول آسان بنا دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ [ الطلاق : ٢ ]

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔''

اور وہ اس کے ہر معاملے کو آسان کر دے گا، فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾ [ الطلاق : ٤ ]

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔''

اللہ رب العزت مومنوں کو ان کے تقویٰ کی وجہ سے نعمتیں عطا کرتا ہے، مثلاً معرکۂ بدر میں جب اہل ایمان کمزور تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعے سے ان کی خصوصی مدد کی، فرمایا:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾
[ آل عمران : ١٢٣ ]

''اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی، جب کہ تم نہایت کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر کرو۔''

## اہلِ غار کے تقویٰ پر مشتمل ایک واقعہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بنی اسرائیل کے تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کو بارش نے آلیا، تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں چلے گئے۔ اچانک ایک چٹان آگری جس سے غار کا منہ بند ہوگیا۔ تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم نے جو افضل ترین عمل کیا ہے اس کے واسطے سے اللہ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے ہو چکے تھے، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جنگل میں بکریاں چرانے جاتا تھا، جب گھر واپس آتا تو بکریوں کا دودھ دوہتا اور دودھ والا برتن پہلے اپنے والدین کے پاس لاتا، جب وہ دونوں دودھ پی لیتے تو پھر میں اپنے بیوی بچوں اور کنبہ کے دوسرے افراد کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہوگئی، جب میں گھر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ میں نے ان کو بیدار کرنا مناسب نہ جانا، معصوم بچے دودھ کی طلب میں میرے پاؤں کے پاس بلبلا رہے تھے۔ ساری رات ایسے ہی گزر گئی، یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو تو ہم سے یہ پتھر دور کر دے کہ ہمیں آسمان نظر آئے، اللہ تعالیٰ نے پتھر تھوڑا سا ہلا دیا، جس سے انھیں تھوڑا سا آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اتنی محبت کرتا تھا جتنی کہ کوئی آدمی کسی عورت سے کرسکتا ہے۔ اس عورت نے کہا کہ تو مجھ سے یہ کام نہیں کرسکتا جب تک کہ تو مجھے سو دینار نہ دے دے۔ میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور جب میں برے کام کے لیے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور ناحق مہر مت توڑ۔ میں فوراً اسے چھوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ اے اللہ! اگر تجھے علم ہے کہ میں نے ایسا صرف تیری رضا کے حصول کے لیے کیا ہے تو تو ہم سے یہ چٹان ہٹا دے۔ پس دو تہائی سوراخ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا اور چاول کے ایک من پر اس نے معاہدہ کرلیا۔ میں نے اسے اس کی مزدوری دی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ ایک من چاول کاشت کیے اور اس کی آمدن سے ایک گائے خریدی اور اس کے لیے چرواہے کا بندوبست کیا۔ پھر وہ آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے لوٹاؤ۔ میں نے ان گائیوں اور ان کے چرواہے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ سب تیری ہیں۔ اس نے یہ سن کر کہا کہ کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں تیرے ساتھ مذاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں کر رہا۔ یہ یقیناً تیری ہیں۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ سب کچھ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو تو ہمارا راستہ کھول دے۔ تب ان کا راستہ کھل گیا۔
[ بخاري : ٢٣٣٣ ]

## برکات کا نزول:

اللہ تعالیٰ متقین پر آسمان و زمین کی برکات کے دروازے کھول دیتا ہے، شرط یہ ہے کہ بندے اس پر ایمان لائیں اور متقی بن جائیں، فرمایا:

﴿ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ﴾ [ الأعراف : ٩٦ ]

''اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچ کر چلتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین سے بہت سی برکتیں کھول دیتے۔''

اسی طرح نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبردار کیا کہ اگر وہ اللہ کی طرف رجوع و توبہ کریں گے تو وہ ان کے گناہ معاف کر دے گا، ان پر آسمان سے رحمت کی بارش برسائے گا، ان کے مال و اولاد میں برکت عطا کرے گا، فرمایا:

﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴾ [ نوح : ١٠ تا ١٢ ]

''تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کردے گا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جبکہ اس کے برعکس شرک و کفر اور گناہ و معاصی کے کام بندوں کو مصائب و تکالیف اور فتنوں میں ڈال دیتے ہیں اور ان پر فقر و فاقہ مسلط ہو جاتا ہے۔ آسمان سے بارش رک جاتی ہے اور زمینی باغات اجڑ جاتے ہیں، فرمایا:

﴿ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ۝ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴾ [ الأعراف : ٩٧ تا ٩٩ ]

”تو کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آ جائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں۔ اور کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آ جائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ پھر کیا وہ اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں، تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔“

لہٰذا متقین ہی حقیقی کامیاب ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ ہم فلاح پانے والوں میں سے ہو جائیں، فرمایا:

﴿ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [ البقرة : ١٨٩ ]

”اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سود خوری سے منع کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ، بلکہ خصوصی طور پر انھیں حکم دیا ہے کہ وہ تقویٰ کو لازم پکڑیں تاکہ وہ فلاح پا جائیں، فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [ آل عمران : ١٣٠ ]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مت کھاؤ سود کئی گنا، جو دگنے کیے ہوئے ہوں اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

تقویٰ کے حصول کا ایک اور ذریعہ صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے باہمی ربط کو مضبوط کریں، نیز اللہ سے ڈرتے رہیں تاکہ فلاح پا جائیں، فرمایا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [ آل عمران : ۲۰۰ ]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ وہ فلاح پا جائیں، فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [ المائدۃ : ۱۰۰ ]

''پس اللہ سے ڈرو اے عقلوں والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حقیقی کامیاب کون ہیں؟

حقیقی کامیاب وہ ہیں جو روزِ محشر کامیاب ہوں گے، بلکہ حقیقی سعادت مند بھی یہی لوگ ہوں گے۔ متقی لوگوں کے چہروں کو اللہ تعالیٰ روشن کر دیں گے اور قیامت کے دن ان کے پلڑے بھاری کر دیں گے اور پھر انھیں ہمیشگی کی جنت میں رہنے کے لیے داخل کر دے گا۔ یہی ان متقی لوگوں کا بہترین انجام ہوگا، فرمایا:

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [ المؤمنون : ١٠٢ ]

''پھر وہ شخص جس کے پلڑے بھاری ہوگئے تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔''

یاد رہے کہ انھی کامیاب لوگوں کا تعلق اللہ کے گروہ سے ہوگا، فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

[ المجادلة : ٢٢ ]

''یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# دینی اخوت کا معیار

سب متقی اللہ کے لیے بھائی بھائی ہیں، ان کا رب بھی ایک ہے اور رسول بھی ایک۔ اس لیے تقویٰ کا تقاضا ہے کہ متقین آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کی راہ میں اس کی اطاعت پر ان سب کے دل جڑے ہوئے ہوں، فرمایا:

﴿فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا﴾

[ آل عمران : ۱۰۳ ]

''تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔''

یہی وجہ ہے کہ جب ان کے درمیان کوئی ایسی چیز واقع ہو جاتی ہے جس سے ان کے باہمی تعلقات ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اختلاف میں پڑنے والے ان مومن اور متقی لوگوں کے درمیان دوسرے اہل ایمان صلح کے لیے تگ و دو کرتے ہیں اور یہی اللہ کا حکم ہے، فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ﴾ [ الحجرات: ۱۰ ]

''مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔''

قیامت کے دن سوائے متقین کے باہمی طور پر محبت کرنے والے تمام لوگ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، جبکہ متقین کی باہمی اخوت مضبوط ترین اور دائمی ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائے گی، فرمایا:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴾

[ الزخرف : ٦٧ ]

''سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقی لوگ۔''

اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اہل ایمان باہمی طور پر اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو وہ دائمی اور حقیقی فائدہ مند ہے اور جو کچھ غیر اللہ کے لیے ہو وہ فانی اور ختم ہو جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی خبر دے دی ہے کہ اہل ایمان وتقویٰ کے دلوں میں جو کدورتیں اور نفرتیں دنیا میں ہوں گی وہ روز جزا ان کے دلوں سے نکال دی جائیں گی اور وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے، فرمایا:

﴿ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴾

[ الحجر : ٤٧ ]

''اور ہم ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# گناہوں کا خاتمہ

اللہ تعالیٰ متقین کی خطاؤں کو مٹا دیتا ہے، فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا﴾ [الطلاق: ٥]

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے بڑا اجر دے گا۔''

بلکہ اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آئیں اور متقی بن جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بھی مٹا دے گا، فرمایا:

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ﴾

[المائدة: ٦٥]

''اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ضرور ان سے ان کے گناہ دور کر دیتے۔''

اللہ تعالیٰ کا متقین کے گناہوں کو مٹا دینا، ان کے دلوں اور ان کے اعمال کو میل کچیل سے مکمل طور پر پاک کر دینا اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو معاف کر دینا یہ سب تقویٰ کے فوائد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# متقین کے لیے اچھا انجام

متقین کے لیے اچھا انجام ہی ہوگا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاصْبِرْ ۚ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [ هود : ٤٩ ]

''بے شک اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔''

یاد رکھیں! ساری زمین اللہ کی ملکیت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔لیکن اچھا انجام صرف متقین کے لیے ہی ہے، فرمایا:

﴿إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾
[ الأعراف : ١٢٨ ]

''بے شک زمین اللہ کی ہے، وہ اس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بناتا ہے اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

﴿لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ [ طه : ١٣٢ ]

''ہم تجھ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے، ہم ہی تجھے رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔''

جو لوگ زمین میں فتنہ وفساد نہیں پھیلاتے اور امن وصلاح کے داعی ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان کے لیے زمین میں خیر و برکت رکھ دیتا ہے اور ان کا انجام اچھا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، فرمایا:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [ القصص : ۸۳ ]

’’یہ آخری گھر، ہم اسے ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو نہ زمین میں کسی طرح اونچا ہونے کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ کسی فساد کا اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# تقویٰ کا لباس

تقویٰ کا لباس ہمارے ظاہری ملبوسات سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ہم پر لباس اتارا تاکہ اس سے ہم اپنی شرم گاہیں چھپا سکیں اور موسم کی سختیوں سے اپنا بچاؤ کریں،لیکن تقویٰ کا لباس اس سے بھی بہتر ہے،اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقۡوَىٰ ذَٰلِكَ خَيۡرٞۚ ﴾ [الأعراف : ٢٦]

''اے آدم کی اولاد! بے شک ہم نے تم پر لباس اتارا ہے، جو تمھاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور زینت بھی اور تقویٰ کا لباس! وہ سب سے بہتر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خبر دی ہے کہ اس نے ان پر لباس اتارا تاکہ وہ اس سے اپنی پردہ پوشی کر سکیں، نیز اس نے یہ لباس زیب و زینت اور جسم کی حفاظت کے لیے اتارا۔

ظاہری لباس کے ساتھ ساتھ ایک اندرونی لباس بھی ہے جو ہمارے باطن کو ڈھانپتا ہے اور اس لباس سے مراد تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ ظاہری لباس سے بہتر ہے۔تقویٰ کا لباس انسان کے لیے اس کے دین اور اخلاق کو محفوظ بناتا ہے اور اس کے رب کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر اور مضبوط کرتا ہے،تقویٰ کا لباس بندے کو اطاعت پر آمادہ کرتا ہے اور گناہ و نافرمانی کے امور سے اجتناب کرنے پر ابھارتا ہے۔

شاعر نے خوب کہا ہے ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



إذا المرء يلبس ثياباً من التقى
تلقب عريانا ولوكان كاسيا
وخير لباس المرء طاعة ربه
ولا خير فيمن كان الله عاصيا

"جب بندہ تقویٰ والا لباس زیب تن نہیں کرتا تو تو اسے عریاں کہے گا، اگرچہ اس نے ظاہری لباس پہنا ہوا ہو اور انسان کا بہترین لباس اپنے رب کی اطاعت ہے اور جو رب کا نافرمان ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# جہنم سے نجات

قیامت کے دن سب لوگ ضرور آگ پر وارد ہوں گے، پھر اس کے بعد صرف متقی لوگ ہی اس آگ سے نجات پائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [ مریم : ۷۱، ۷۲ ]

”اور تم میں سے جو بھی ہے اس پر وارد ہونے والا ہے۔ یہ ہمیشہ سے تیرے رب کے ذمے قطعی بات ہے، جس کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو ڈر گئے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [ الزمر : ٦١ ]

”اور اللہ ان لوگوں کو جو ڈر گئے، ان کے کامیاب ہونے کی وجہ سے نجات دے گا، نہ انھیں برائی پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

متقین اللہ کے ہاں باغات اور حقیقی ٹھکانوں میں ہوں گے۔ مرورِ زمانہ اور مختلف رنگ ونسل اور جنس کے باوجود متقین ہی اہل جنت ہیں۔ یہ بات طے ہے کہ تمام انبیاء و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رسل تقویٰ کے متعلق تعلیمات لائے، وہ خود بھی متقی تھے اور اسی کا انھوں نے حکم دیا، بلکہ ہر رسول اس کے پیروکاروں کے تقویٰ کا معیار وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مشروع کر دیا تھا۔ مثلاً بنی اسرائیل کے تقویٰ کا معیار ہفتے کے دن مچھلیاں نہ پکڑنا اور دو نمازیں ادا کرنا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کی تھیں۔ اسی طرح وہ اتنے ہی روزے رکھتے تھے اور اسی طریقے سے رکھتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مشروع کیے تھے۔

جبکہ ہماری شریعت میں تقویٰ کا معیار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر پانچ نمازیں اور دیگر چیزیں فرض کی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہاں روزوں اور زکوٰۃ کے احکام مختلف ہیں۔ ان عبادات میں ہم احکامِ تورات کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کا روزہ طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک تھا، لیکن رات بھر وہ کھا پی سکتے تھے بشرطیکہ وہ سو نہ جائیں اور اگر کوئی ان میں سے سو جاتا تو پھر دوسرے دن کے غروب تک وہ کچھ کھا پی نہیں سکتا تھا۔ ابتدائے اسلام میں بھی روزوں کا یہی حکم تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے لیے غروب شمس سے لے کر فجر تک کھانا پینا، سونا اور بیوی کے ساتھ جماع کرنا وغیرہ حلال کر دیا (سوائے اعتکاف کے ایام کے)۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متقین کے انجام کار کے متعلق بے شمار حقائق سے آگاہ کیا، مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [الزخرف: ٣٥]

''اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقی لوگوں کے لیے ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

[الأعراف: ١٦٩]

''اور آخری گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں، تو کیا تم نہیں سمجھتے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



غیر متقین یعنی کافر، مشرک، منافق وغیرہ حساب و کتاب کے موقع پر بہت بڑی آزمائشوں اور بڑے فتنوں میں مبتلا ہوں گیا ور انھیں جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا، فرمایا:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ [ الزمر : ۷۱ ]

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔''

ان کے برعکس متقین و موحدین کے لیے آخرت کی نعمتیں ہوں گی، عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے اور انھیں جنت کی طرف جماعت در جماعت ہانک کر لے جایا جائے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ [ الزمر : ۷۳ ]

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔''

متقین جب جنت کے قریب آئیں گے تو جنت کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جائیں گے اور وہ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ وہ ان کا استقبال کر رہے ہوں گے، فرمایا:

﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ﴾

[ آل عمران : ۱۵ ]

''جو لوگ متقی بنے ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں، جن کے تلے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور نہایت پاک صاف بیویاں اور اللہ کی جانب سے عظیم خوشنودی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴾

[ آل عمران : ۱۹۸ ]

''لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے تلے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس سے مہمانی کے طور پر اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہتر ہے۔''

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ متقین کے لیے تیار کیے گئے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ [ الزمر : ۲۰ ]

''لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، ان کے لیے بالاخانے ہیں، جن کے اوپر خوب بنائے ہوئے بالاخانے ہیں، جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔''

اسی طرح جنت کی حوالگی کے لیے جو شرطیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے متقین پر عائد فرمائیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝۶۱ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ۝۶۲ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾ [ مریم : ۶۰ تا ۶۳ ]

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو یہ لوگ جنت میں داخل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ ہمیشگی کے باغات میں، جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے (ان کے) بن دیکھے وعدہ کیا ہے۔ بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا وعدہ ہمیشہ سے پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے مگر سلام اور ان کے لیے اس میں ان کا رزق صبح و شام ہوگا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو بہت بچنے والا ہو۔''

اللہ تعالیٰ متقین کے لیے تیار کی گئی جنت کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ [ الرعد: ۳۵ ]

''اس جنت کی صفت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس کے تلے نہریں بہ رہی ہیں، اس کا پھل ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی بنے۔''

مزید فرمایا:

﴿قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا﴾ [ الفرقان: ۱۵ ]

''کہہ دے کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشگی کی جنت، جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ ان کے لیے بدلا اور ٹھکانا ہوگی۔''

جنت کو متقین کے لیے امن و سلامتی کا ٹھکانا قرار دیا گیا ہے، فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ﴾

[ الحجر: ٤٥، ٤٦ ]

''بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اس میں سلامتی کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ۔"

جنت میں متقین کو ملنے والے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [ الدخان : ٥١ تا ٥٧ ]

"بے شک متقی لوگ امن والی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں۔ وہ باریک ریشم اور گاڑھے ریشم کا لباس پہنیں گے، اس حال میں کہ آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور ہم ان کا نکاح سفید جسم، سیاہ آنکھوں والی عورتوں سے کر دیں گے، جو بڑی آنکھوں والی ہیں۔ وہ اس میں ہر پھل بے خوف ہو کر منگوا رہے ہوں گے۔ وہ اس میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے، مگر وہ موت جو پہلی تھی اور وہ انھیں بھڑکتی آگ کے عذاب سے بچائے گا۔ تیرے رب کی طرف سے فضل کی وجہ سے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٥﴾ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ﴾ [ الذاریات : ١٥، ١٦ ]

"بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ لینے والے ہوں گے جو ان کا رب انھیں دے گا، یقیناً وہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔"

متقین کو جنت میں ملنے والی نعمتوں کے متعلق مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۖ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ
اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَ
اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا
لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ
فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا
كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴾ [ الطور : ١٧ تا ٢٨ ]

”بے شک متقی لوگ باغوں اور بڑی نعمت میں ہیں۔ لطف اٹھانے والے اس سے جو ان کے رب نے انھیں دیا اور ان کے رب نے انھیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا لیا۔ کھاؤ اور پیو خوب مزے سے، اس کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔ ایسے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جو قطاروں میں بچھائے ہوئے ہیں اور ہم نے ان کا نکاح سفید جسم، سیاہ آنکھوں والی عورتوں سے کر دیا، جو بڑی بڑی آنکھوں والی ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد کسی بھی درجے کے ایمان کے ساتھ ان کے پیچھے چلی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان سے ان کے عمل میں کچھ کمی نہ کریں گے، ہر آدمی اس کے عوض جو اس نے کمایا گروی رکھا ہوا ہے۔ اور ہم انھیں پھل اور گوشت زیادہ دیں گے اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ وہ اس میں ایک دوسرے سے شراب کا پیالہ چھینیں جھپٹیں گے، جس میں نہ بے ہودہ گوئی ہو گی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اور نہ گناہ میں ڈالنا۔ اور ان پر چکر لگاتے رہیں گے انھی کے لڑکے، جیسے وہ چھپائے ہوئے موتی ہوں۔ اور ان کے بعض بعض پر متوجہ ہوں گے، ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے۔ کہیں گے بلاشبہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرنے والے تھے۔ پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں زہریلی لو کے عذاب سے بچا لیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے ہی اسے پکارا کرتے تھے، بے شک وہی تو بہت احسان کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

اسی طرح سورۂ قمر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾

[القمر: ٥٤، ٥٥]

''بے شک بچ کر چلنے والے باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ صدق کی مجلس میں، عظیم بادشاہ کے پاس، جو بے حد قدرت والا ہے۔''

سورۂ مرسلات میں فرمایا:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[المرسلات: ٤١ تا ٤٤]

''یقیناً پرہیز گار لوگ اس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں، جس قسم میں سے وہ چاہیں گے۔ مزے سے کھاؤ اور پیو، اس کے عوض جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلا دیتے ہیں۔''

سورۃ النبا میں فرمایا:

﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۝ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عَطَآءً حِسَابًا﴾ [ النبا: ۳۱، ۳۶ ]

''یقیناً پرہیزگاروں کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔ باغات اور انگور۔ اور ابھری چھاتیوں والی ہم عمر لڑکیاں۔ اور چھلکتے ہوئے پیالے۔ وہ اس میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ (ایک دوسرے کو) جھٹلانا۔ تیرے رب کی طرف سے بدلے میں ایسا عطیہ ہے جو کافی ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہلِ تقویٰ کے قصے

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اس کے اولیاء کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم چند اہل تقویٰ کے واقعات، ان کے آخری لمحات کا ذکر کریں گے۔

## متقین اولیاء کا حسن خاتمہ:

متقین کی مشترکہ صفات میں سے ایک صفت حسن خاتمہ ہے۔ جب ان کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے تو ہر متقی کا چہرہ کھل اٹھتا ہے اور اس کے انگ انگ میں بشارت کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں، جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے:

① حافظ امام ابو طاہر سلفی رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۰۶ ھ)، جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو سارا دن ان کا شاگرد ان کو حدیث سناتا رہا اور وہ پست آواز میں اس کی اصلاح کرتے رہے۔ پھر انھوں نے جمعہ کے دن نماز فجر اول وقت میں ادا کی جس کے فوراً بعد وہ وفات پا گئے۔ [ سیر أعلام النبلاء : ۳۹/۲۱ ]

② امام حافظ ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد الجماعیلی الدمشقی رحمہ اللہ:

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد گرامی ربیع الاول میں شدید بیمار ہو گئے، یہاں تک کہ گفتگو اور قیام پر بھی قادر نہ رہے اور پورے سولہ (۱۶) دن یہی حال رہا۔ میں ان سے اکثر پوچھتا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو جواب دیتے، میں جنت میں جانا چاہتا ہوں اور محض اللہ کی رحمت کا محتاج ہوں۔ اس سے زیادہ وہ کوئی بات نہ کرتے۔ ایک دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں فجر کے وقت گرم پانی لایا، انھوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، میں نے انھیں وضو کرایا،تو کہنے لگے: اے عبد اللہ! اٹھ اور ہلکی سی نماز پڑھاؤ۔ میں نے جماعت کرائی اور والد محترم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ میں ان کے سر کے پاس بیٹھ گیا تو انھوں نے کہا: سورۂ یٰسٓ پڑھو۔تو میں نے وہ پڑھ دی۔ اسی دوران وہ دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دوا لے لیجیے۔ وہ کہنے لگے کہ میرے بیٹے! موت کے علاوہ کچھ نہیں بچا۔ میں نے کہا: آپ کس چیز کی خواہش کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ میں اللہ سبحانہ کے چہرے کے دیدار کا متمنی ہوں۔ میں نے کہا: کیا آپ مجھ سے راضی ہیں؟ کہنے لگے: ہاں! کیوں نہیں اللہ کی قسم! میں نے کہا: اگر میرے لائق کوئی حکم ہے تو کریں۔ انھوں نے کہا کہ میرا کسی پر کوئی حق نہیں اور نہ مجھ پر کسی کا کوئی حق ہے۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے کیا وصیت کریں گے؟ فرمانے لگے کہ میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطاعت پر محافظت کا حکم دیتا ہوں۔ اسی دوران ایک جماعت ان کی عیادت کے لیے آئی اور انھوں نے انھیں سلام کہا۔ اس کے بعد وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تو انھوں نے برا جانا اور کہا کہ یہ کیا ہے!؟ تم اللہ کا ذکر کرو اور ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کا ورد کرو۔ جب وہ چلے گئے تو والد گرامی اللہ کا ذکر کرنے لگے اور اپنی آنکھوں سے اشارہ کیا۔ میں اٹھا تاکہ مسجد کے کونے سے کسی آدمی کو ایک کتاب پکڑا دوں لیکن جب میں واپس آیا تو والد گرامی کی روح پرواز کر چکی تھی۔ اللہ ان پر رحم کرے۔ [ سیر أعلام النبلاء: ۲۱/ ۴٦۷ ]

③ شیخ صالح ابوالبرکات اسماعیل بن ابی سعید نیشاپوری:

ابن سکینہ فرماتے ہیں کہ جب شیخ ابوالبرکات کی موت کا وقت آیا تو میں وہاں موجود تھا۔ میری والدہ نے ان سے کہا: اے میرے سردار! آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ وہ بول نہ سکے،بس اپنی ہتھیلی پر سورۂ واقعہ کی اس آیت کو لکھا: ﴿فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ﴾ [الواقعة: ۸۹ ] ''تو (اس کے لیے) راحت اور خوشبو دار پھول اور نعمت والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جنت ہے۔'' اس کے بعد وہ فوت ہوگئے۔[ سیر أعلام النبلاء : ۲۰/ ۱۶۱ ]

④ ابومنصور عبدالرحمن بن محمد بن ہبۃ اللہ الدمشقی الشافعی :

ابو شامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو موت کے وقت ان کے پاس تھا اس نے مجھے بتایا کہ ابو منصور نے نماز ظہر ادا کی اور نماز عصر کے بارے میں پوچھنے لگے۔ اسی دوران انھوں نے وضو کیا اور بیٹھے بیٹھے ہی کلمۂ شہادت پڑھا۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھی:

" رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا "

''میں اللہ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔''

پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنی محبت تمام کر دی اور میرے عیوب سے درگزر فرماتے ہوئے میرے اوپر رحم کیا۔ اس کے بعد امام صاحب نے ''وعلیکم السلام'' کہا۔ ہمیں یقین ہوگیا کہ ان کے پاس فرشتے آ چکے ہیں۔ پھر اسی دوران وہ فوت ہوگئے۔

[ سیر أعلام النبلاء : ۲۲/ ۱۸۹ ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

## تقویٰ اور حسنِ اخلاق

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ» [ ترمذي : ١٩٨٧ ]

''تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا اور برائی کے بعد نیکی کرتا رہ، وہ اسے مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔''

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ اور حسن اخلاق کو اس لیے ایک ساتھ بیان کیا ہے کہ تقویٰ اللہ اور بندے کے باہمی معاملات کی اصلاح کا ذریعہ ہے اور حسنِ اخلاق سے بندے اور مخلوق کے باہمی معاملات کی اصلاح ہوتی ہے۔

[ الفوائد : ٦٩ ]

دارالاندلس
4- لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
بالمقابل بخاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502
Head Office : Cell + 92-322-4006412 Email: dar_ul_andlus@yahoo.com
010052250